جماعت اہلِ حدیث کی صحافتی خدمات

(اخبارات ورسائل قدیم وجدید)

تالیف

مولانا محمد مستقیم سلفی

العزة یونیورسل بنارس، الهند

جماعت اہل حدیث

کی

صحافتی خدمات

(اخبارات ورسائل قدیم وجدید)

تالیف

مولانا محمد مستقیم سلفی

جامعہ سلفیہ (مرکزی دارالعلوم) بنارس

ناشر

العزۃ یونیورسل، بنارس، (یوپی)

ناشر کتاب	:	جماعت اہلحدیث کی صحافتی خدمات
مؤلف	:	مولانا محمد مستقیم سلفی
سن طبع	:	جنوری ۲۰۱۴ء
ناشر	:	العزة یونیورسل، بنارس، (یوپی)
صفحات	:	۶۶
تعداد	:	۱۰۰۰
قیمت	:	۶۰

ملنے کا پتہ

العزة یونیورسل، بنارس ۲۲۱۰۰۱ (یوپی)

AL-IZZAH UNIVERSAL

D-28/34 Madanpura (Pandey Haweli)

Varanasi - (U.P) 221001

Mob:0091-0542-9889985708

E-mail:alizzah.universal@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

تاریخ ثقافت وتمدن انسانی پر اگر ہم غور کریں تو یہ حقیقت نمایاں طور پر ہمارے سامنے آئے گی کہ تہذیب وثقافت کی زندگی کا دارومدار، اسے آئندہ نسلوں تک منتقل کرنے میں ہے، اگر کوئی قوم اپنی تہذیب وثقافت کو زندہ رکھنا چاہتی ہے تو اسے یہ فریضہ پوری تندہی کے ساتھ انجام دینا پڑے گا ورنہ وہ تہذیب وثقافت اس قوم کے رجال کے سینوں میں مدفون ہوکر رہ جائے گی اور آئندہ دنیا کو اس کے متعلق یا توسرے سے کوئی جانکاری نہ ہوگی اور اگر کسی طور پر ہو بھی گئی تو وہ ادھوری اور ناکافی ہوگی۔ انسانی تاریخ ایسی بہت سی قوموں سے بھری پڑی ہے جن کے نام کے علاوہ اور کچھ آج کی دنیا کے علم میں نہیں۔ وہیں دوسری جانب جن قوموں کے بودوباش کے متعلق آج کے انسانوں کے پاس کوئی تہذیبی سرمایہ ہے تو وہ بایں وجہ کہ انہوں نے اپنی تہذیب کے آثار کسی نہ کسی شکل میں آئندہ دنیا کے لیے باقی رکھے، کہیں کھنڈرات پہ کسی نامانوس زبان کے نقوش، تو کہیں معمہ تصویریں وغیرہ، نقلِ ثقافت کی یہ کاوشیں جب ذرا اور ترقی یافتہ عصر میں داخل ہوئیں تو ذرائع ابلاغ کے ابتدائی وسائل بروئے کار لائے گئے، نامہ بر کبوتر ارسال کئے گئے، برید کا نظام بروئے کار لایا گیا، شاہی فرمان کپڑوں اور چمڑوں پہ مرصع تحریروں کی شکل میں ثبت کئے گئے اور زیادہ لوگوں تک ان کی رسائی کے امکانات کو یقینی بنانے کی ہر ممکن سعی کی گئی، زمانہ نے کچھ اور ترقی

کی تو اخبار و جرائد، رسائل و مجلات کا دور آگیا اور اسے صحافت یا(Journalism or Mass Comunication) نام دیا گیا، بہر کیف اپنے افکار و خیالات دوسروں تک پہونچانا بھی صحافت کی ابتدائی شکل ہے، انبیاء اللہ علیہم الصلوات نے بھی دعوت اِلی اللہ کے فریضہ کی ادائیگی کے لیے پیغام رسانی کا سہارا لیا۔ ملکۂ سبا کے نام سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کا وہ خط جس کا مفصل تذکرہ قرآن مجید میں مذکور ہے اور خود نبی اکرم ﷺ کے سلاطین وقت کو لکھے گئے خطوط بھی صحافت میں شمار کئے جائیں گے۔

الغرض قلم کی افادیت اور اہمیت کا ہر دور میں لوہا مانا گیا ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی پہلی وحی میں قلم کی اہمیت کو اجاگر کیا، اسی پر بس نہیں مزید سورۂ قلم میں قلم کی قسم کھا کر اس اہمیت کو مزید مستحکم کردیا۔ جس دین و مذہب میں قلم کا یہ مقام و مرتبہ ہو اس کے علماء اس سے کیونکہ غافل رہ سکتے تھے، چنانچہ ہر دور میں علماء اسلام نے قلم کی قوت کو بروئے کار لا کر جہاں ایک جانب اسلامی تعلیمات و محاسن سے عالم کو روشناس کرایا ہے وہیں ہر بد باطن، اسلام دشمن اور اہانت رسول کے جرم شنیع کے مرتکب کو دندان شکن جواب بھی دیا ہے۔ اسلام پر اٹھائے جانے والے شبہات کا ازالہ کیا ہے، سیرت طیبہ پر کئے جانے والے اعتراضات کی حقیقت کو بھی طشت ازبام کیا ہے۔

ہندوستانی تاریخ ۱۸۵۷ء اور اس سے قبل و بعد علماء اہل حدیث کے صحافتی کارناموں کی سنہری مثالوں سے مزین ہے، جس دور میں خانوادۂ صادق پور و دہلی،

شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحبؒ، حکیم اجمل خاں صاحبؒ، اور دیگر اربابِ قلم کی کاوشوں کی ایک طویل فہرست ہے، اخبار اہلحدیث امرتسر، الاِسلام، اور دیگر مشہور رسائل و جرائد نے اس وقت کی صحافتی ضرورت کو بخوبی پورا کیا۔ مرزائیت، بہائیت، پرویزیت، گرچہ جس طرح کے فتنہ نے بھی سر اٹھایا اسلام کے ان جیالوں نے اس کی سرکوبی میں شبینہ روز محنت صرف کی۔ علماء اسلام اور خاص کر علماء اہلحدیث کی ان ہی گراں بہا صحافتی خدمات کو قید تحریر میں لانے کی ایک سعی مسعود جامعہ سلفیہ مرکزی دارالعلوم بنارس کے ایک مؤقر، بزرگ اور کہنہ مشق استاذ اور عالم ربانی **مولانا محمد مستقیم سلفی حفظہ اللہ وتولاہ** نے کی ہے تاکہ آئندہ نسلوں کو ان کے آباء کے ان جلیل القدر کارناموں سے روشناس کرایا جاسکے۔ کتاب بلاشبہ ایک نہایت وقیع علمی مرقعہ ہے، تاریخی دستاویز ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس موضوع پر بقول مؤلف یہ پہلی کاوش ہے، اس لیے یہ موضوع اہل قلم حضرات کی مزید توجہ کا محتاج ہے۔ بہرکیف کتاب مذکور ''**جماعت اہل حدیث کی صحافتی خدمات**'' طلبہ، اساتذہ، مؤرخین، صحافیاں ودیگر وابستگان علم کے لیے یکساں طور پر مفید ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ مؤلف کی حیاۃ مستعار میں برکت دے تاکہ وہ اس کام کو مزید وسعت دے سکیں اور راقم سطور اور اس کے والدین کی مغفرت فرمائے، آمین۔

وصلی الله علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه أجمعین۔

العزۃ یونیورسل، بنارس، (یوپی)
Mob:0091-0542-9889985708
E-mail:alizzah.universal@yahoo.com

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله وأصحابه أجمعين، أما بعد:

اسلامی تہذیب وثقافت کی بقا میں مدارس ومکاتب وصحافت کا بڑا اہم رول رہا ہے، اس لیے ملت اسلامیہ ہند نے اپنے ورود کے وقت ہی سے علم دین کی اشاعت کے سلسلہ میں فکر مند رہی، ہر دور میں کچھ ایسے اللہ کے بندے موجود رہے جنہوں نے اپنی پوری زندگی اسلام کی خدمت کے لیے وقف کردی، کتنے ناموافق حالات سامنے آئے، لیکن ہمت نہیں ہاری اور دین اسلام کی حمایت میں ہمہ تن مصروف ومشغول رہے، اسلامی مدارس کا قیام اور اخبارات ورسائل کا اجراء اسی کا ایک جزء ہے۔

برصغیر میں جماعت اہلحدیث کی علمی وسیاسی اور اصلاحی وتبلیغی خدمات اس ملک کی علمی وتبلیغی خدمات کا ایک روشن باب ہے، اس جماعت نے ایک طرف مسلمانوں کی اعتقادی اور علمی گمراہیوں کے خاتمہ کی طرف جہاں کوشش کی وہیں دوسری جانب غیر ملکی سامراج کے خلاف محاذ آرائی کی اور ساتھ ہی ساتھ تصنیف وتدریس اور صحافت کے ذریعہ برصغیر کی علمی تحریک میں ایک جان ڈال دی۔

ماضی قریب وبعید کے حالات پر جب ہم نظر ڈالیں گے تو ہمیں معلوم ہوجائے گا کہ ہمارے اسلاف نے صحافت کے ذریعہ کس قدر ملی، دینی وسماجی وسیاسی مسائل حل کرنے میں قائدانہ رول ادا کیا، چنانچہ وہابی تحریک کے بعد ۱۸۵۷ء میں جب

تحریک آزادی وطن کے سیاسی سامراجیوں کے خلاف میدان میں اترے تو صحافت کے ذریعہ پورے ملک ہندوستان کے عوام کے اندر آزادی کی ایسی روح پھونکی کہ ہندوستانی عوام خواہ ہندو ہوں یا مسلمان، سر پر کفن باندھ کر سڑکوں پر اتر آئے، چنانچہ مولانا محمد علی جوہر کا اخبار ''کامریڈ''، مولانا ابوالکلام آزاد کا ''الہلال، البلاغ''، مولانا ظفر علی کا ''زمیندار'' آغا شورش کاشمیری کا ''چٹان'' وغیرہ نے پورے ہندوستان کے باشندوں کے قلب وجگر میں آزادیٔ وطن کا ایسا جذبہ پیدا کردیا تھا جس نے برٹش گورنمنٹ کو ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کردیا، اس سے پوری دنیا واقف ہے، یہ سب کارنامے انہیں اخبارات ورسائل کے قوت بے پایاں کا کرشمہ تھا۔

جماعت اہلحدیث مسلک سلف کی امین ہے، اور ہر دور میں اسلامی عقیدہ اور فقہی مسائل کی تعبیر وتشریح صحیح ڈھنگ سے کرتی آئی ہے، اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں صحافت اور تصنیف وتالیف کے میدان میں جماعت کے پاس وہ معیار اب موجود نہیں ہے۔

ایک وقت تھا کہ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کا اخبار اہلحدیث تہلکہ مچائے ہوئے تھا، مولانا ابوالکلام آزاد کا الہلال، البلاغ اور مولانا عبدالحلیم شرر کا ''دلگداز'' کا زور وشور آبشار سے کہیں بڑھ کر تھا، آج ہماری صحافت بہت محدود ہوکر رہ گئی ہے، جب کہ جماعت میں اخبار ورسائل کی کمی نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب مقالات اور مضامین صدق نیت سے خالص اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے لکھے جائیں تو ان مقالات ومضامین کا معیار کچھ اور ہی ہوتا ہے، ان کی قدر وقیمت ہمیشہ باقی رہتی ہے، لیکن جب اس کا فقدان ہو تو ایسے مقالات ومضامین کی من جانب اللہ کوئی حیثیت باقی نہیں رہ جاتی ہے۔

۱۹۶۳ء میں جب جامعہ سلفیہ (مرکزی دار العلوم) کا قیام عمل میں آیا تو اس

کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ تھا کہ اپنے ہندوستانی اسلاف کے کارناموں کو لوگوں کے سامنے لایا جائے، چنانچہ ۱۹۸۰ء میں جامعہ نے عالمی پیمانہ پر ایک کانفرنس بنام ''موتمر الدعوۃ والتعلیم'' کرنے کا اعلان کیا، ساتھ ہی اس موقع پر جماعت اہلحدیث کی تدریسی، تصنیفی، تبلیغی اور صحافتی خدمات مرتب کرنے کا منصوبہ بھی بنایا، اور بعض اساتذہ جامعہ کو اس کو مرتب کرنے کا مکلّف بھی کیا، مولانا عزیز الرحمٰن سلفی استاذ جامعہ کو جماعت اہلحدیث کی تدریسی خدمات اور مجھے تصنیفی خدمات مرتب کرنے کا مکلّف کیا، ہم دونوں تدریس کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے کام پر لگ گئے، مولانا نے تدریسی خدمات مکمل کر کے جامعہ کے حوالہ کیا۔

میں نے جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات مرتب کرنے کے لیے ملک وبیرون ملک کے کتب خانوں کی جانب رخ کیا، تو مجھے اپنے اسلاف کے جاری کردہ کچھ اخبارات ورسائل بھی ملے، جس پر میں نے سوچا کہ یہ بھی ایک اہم کام ہے، لہذا جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات کے ساتھ صحافتی خدمات بھی مرتب کرتا چلوں تا کہ آنے والی نسل کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہمارے اسلاف نے اسلامی تعلیمات کو عوام تک پہونچانے میں کس قدر جد وجہد اور محنت کی ہے۔

میں نے جماعت اہلحدیث کی صحافتی خدمات مرتب کرتے وقت مندرجہ ذیل چیزوں کی طرف خاص توجہ دی ہے۔

(۱) اخبارات ورسائل کا سن اجراء اور مدیران کے اسماء گرامی، اگر کسی وجہ سے مدیر میں تبدیلی ہوئی تو اس کا تفصیل سے ذکر، پھر ہر اخبار ورسائل کا مختصر تعارف وتبصرہ۔

(۲) زمانہ کے اعتبار سے اخبارات ورسائل کی تقسیم، جو اخبارات ورسائل بند ہو چکے ہیں انہیں بعنوان قدیم اور جو جاری ہیں انہیں بعنوان جدید کے تحت درج کیا

گیا ہے، پھر ہر حصہ کو ان کے موضوع ومضامین کے اعتبار سے ۶ر قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلی قسم ادیان باطلہ کی تردید، دوسری قسم شرک وبدعت اور تقلید شخصی کی تردید، تیسری قسم ادب وتاریخ، چوتھی قسم ادب وسیاست اور اصلاح اخلاق، پانچویں قسم دینی اصلاحی اور اخلاقی، چھٹی قسم جہاد فی سبیل اللہ۔

اس کتاب کا مواد اکٹھا کرنے کے لیے مجھے متعدد بار جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات مرتب کرنے کے ساتھ ہندوپاک کے مدارس وجامعات اور شخصی کتب خانوں کی خاک چھاننی اور اخبارات ورسائل کی ورق گردانی کرنی پڑی ہے، پھر بھی اس کتاب کی حیثیت اس موضوع پر جلد اول کی ہے، ابھی بہت سے علماء اہلحدیث کے اخبارات ورسائل چھوٹ رہے ہیں، جن کا مجھے احساس ہے، ویسے تو اس کا استقصاء محال ہے، کیونکہ نئے نئے جماعتی اخبارات ورسائل جاری ہوتے رہیں گے۔

یہ کتاب آپ حضرات کے سامنے ہے، مجھے اپنی بے بضاعتی کا احساس ہے، بھول چوک انسان کی فطرت ہے، ناظرین سے التماس ہے کہ زیر نظر کتاب میں جو غلطیاں ہوں مطلع فرمائیں، شکر گزار ہوں گا۔

محمد مستقیم سلفی

استاذ جامعہ سلفیہ، بنارس

جماعت اہلحدیث اور صحافت

(اخبارات ورسائل قدیم وجدید)

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين، وعلى آله وأصحابه أجمعين، أمابعد:

ہماری جماعت اہلحدیث کی جہاں تدریسی، تصنیفی اور تبلیغی خدمات دوسری جماعتوں کے مقابلہ میں زیادہ ہیں، وہیں صحافتی خدمات بھی کسی سے کم نہیں، یہ اخبارات ورسائل جن کی تعداد میرے علم کے مطابق ۹۹ قدیم اور ۵۰ جدید ہیں، یہ اخبارات ورسائل اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے مضامین شائع کرتے رہے اور شرک وبدعت اور ادیان باطلہ کا قلع قمع کرتے رہے۔ قبل اس کے کہ میں آپ حضرات کے سامنے ان اخبارات ورسائل کے اسماء، مقام اشاعت، مدیران، سن اجراء اور امتیازی اوصاف کا ذکر کروں، ان کا پس منظر بیان کردینا مناسب سمجھتا ہوں۔

پس منظر

۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد جب انگریز سامراج نے پورے ہندوستان پر مکمل طور پر قبضہ کرلیا اور مجاہدین وطن کی بیخ کنی کرنے میں پورے طور پر کامیابی حاصل کرلی اور اطمینان کے ساتھ حکمرانی کرنے لگا، تو اپنی حکومت کو دوام بخشنے کے لیے یہ طے کیا کہ دامے، درمے، سخنے ہر حیثیت سے یہاں کے باشندوں خصوصا نوجوانوں کو عیسائی مذہب کی دعوت دی جائے، اس منصوبہ کے تحت ان لوگوں نے ہندوستان میں

پادریوں اور پری چہروں کا جال بچھا دیا، اب عیسائیوں کے سبز باغات اور روپیوں وپیسوں کی لالچ اور پری پیکر عیسائی لڑکیوں کی صحبت نے ہندوستان کے نوجوان طبقہ پر بدترین اثر ڈالا، لوگوں کا میلان ان کی جانب بڑھنے لگا، ٹکے اور ماہ وش چہروں پر بکنے والے بہت سے نوجوان اور ملا نے عیسائیت قبول کر کے مذہب عیسوی کی ترویج میں لگ گئے، ایسے نازک وقت میں جماعت اہلحدیث ہند کے ایک کانفرنس میں شیخ غلام محی الدین وکیل قصور ضلع لاہور نے تمام علماء خصوصا علمائے اہلحدیث کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''اس وقت اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ ہے، پادریوں کو ڈر ہے کہ قرآن اگر ترقی کر گیا تو مسیح کی ابنیت اور الوہیت کو صدمہ پہونچے گا، اس لیے عیسائی سرتوڑ کر کوشش کر رہے ہیں، مگر ہم مسلمان ہیں کہ سوئے ہیں، اس وقت وعظ وتذکیر کا کام پانچ سو عیسائی عورتیں کرتی ہیں، مردوں کو کون کہے''۔ (روداد کانفرنس امرتسر)

جس پر علمائے اہلحدیث کو غیرت آئی اور کمر ہمت کس کر میدان میں کود پڑے، اور اپنی تقریر وتحریر اور کتب وپمفلٹ کے ذریعہ اس امڈتے ہوئے سیلاب کو روکنے میں مصروف ہوگئے، جس کی بنا پر عیسائیت کے ایوانوں میں زلزلے آگئے، جس پر افسوس کرتے ہوئے ایچ، جے، کاٹن صاحب بنگال سول سروس کمشنر پولس کلکتہ اپنی کتاب ''نیو انڈیا'' مطبوعہ لندن ۱۸۸۵ء میں لکھتا ہے کہ:

''جہاں کوئی عمدہ ترتیب دیا ہوا مذہبی کلام ہوتا ہے وہاں مذہب عیسوی عیسائی بنانے میں ناکام رہتا ہے، اور زیادہ تعداد نہیں بڑھا سکتا''۔ (نیو انڈیا ص ۱۵۵)

انگریزوں نے جب اپنی اس مشن میں ناکامی دیکھی، تو دوسرا حربہ یہ استعمال کیا کہ چند ایمان فروش علماء کو تیار کر کے کئی مذہبی جھگڑے کھڑے کر دیئے، چنانچہ بریلویت، قادیانیت، بہائیت اور نیچریت جیسے فرقے مسلمانوں میں زور وشور کے

ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور ساتھ ہی مذہب آریت نے بھی سر اٹھایا، ایسے نازک وقت میں علمائے اہلحدیث بمشورہ یہ فیصلہ کیا کہ یہ لادینیت کا سیلاب صرف وعظ وتقریر ،کتاب وپمفلٹ اور دوسرے لوگوں کے اخبارات ورسائل کے سہارے رکنے والا نہیں ہے، اپنا اور اپنی جماعت کا بھی اخبار ورسائل ہونا چاہئے۔

چنانچہ فوری طور پر علامہ ابوسعید محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ماہنامہ رسالہ ''اشاعۃ السنۃ'' اور ملا محمد بخش لاہوری نے ایک ہفت روزہ اخبار ''جعفر زٹلی'' کے نام سے جاری کیا، اور جب ملا محمد بخش لاہوری نے اپنے اس اخبار کو نیچریوں کے لیے خاص کردیا تو شیخ الاسلام علامہ ثناء اللہ امرتسری نے ایک ماہنامہ رسالہ ''مسلمان'' اور ایک ہفت روزہ اخبار ''اہلحدیث'' کے نام سے شائع کرنا شروع کردیا، پھر ضرورت کے تحت دیگر اخبارات ورسائل جاری ہوتے رہے۔

اب مکمل طور پر علمائے اہلحدیث نے اپنے وعظ وتقریر، مناظرے ومباحثے، کتابوں اور پمفلٹوں اور اخبارات ورسائل کے ذریعہ دشمنان اسلام کے مقابلے میں سینہ سپر ہوگئے، اور ان کے تمام حملوں کو پسپا کر کے اکثر مسلمانوں کو گمراہی سے نجات دلایا، جس پر مختلف مکاتبِ فکر کے مفکرین اسلام ہی نہیں بلکہ ایک آریہ سماجی نے بھی خراج تحسین پیش کئے بغیر نہ رہ سکا۔

اب بطور مثال میں صرف اخبار اہلحدیث کے مدیر شیخ الاسلام علامہ ثناء اللہ امرتسری کے سلسلہ میں دو غیر جماعتی مفکرین اسلام اور ایک آریہ سماجی کی تحریر آپ حضرات کے سامنے پیش کردینا مناسب سمجھتا ہوں۔

قاضی محمد عدیل عباسی ایڈوکیٹ بستی لکھتے ہیں کہ:

''پچپن سال سے زائد ہوئے، میری نوعمری کا زمانہ تھا، اور میں گورنمنٹ ہائی اسکول بستی میں پڑھ رہا تھا کہ آریہ سماج کی جانب سے اسلام پر اعتراضات کی بارش

شروع ہوئی اوراس زور وشوراور گھن گرج کے ساتھ کہ معلوم ہوتا تھا کسی غنیم نے پوری طرح مسلح ہوکراسلام کے قلعہ پراس طرح گولہ باری شروع کردی ہے کہ اب اس کا بچنا محال ہے، آریہ سماج کے بانی ''شوامی دیانند جی'' ایک پاکیزہ نفس انسان تھے، اور انہوں نے شادی نہیں کی تھی، ہندو مذہب کے محاورے میں ''بال برہمچاری'' تھے، اس لیے ان کی وقعت وعظمت بڑھی ہوئی تھی، انہوں نے ''وید'' کو اول وآخر الہام قرار دے کر مورتی پوجا کو غلط قرار دیا، اور توحید کا نعرہ لگایا، انہوں نے شاشتروں سے انکار کیا، اور شری ''سیتارام'' اور ''کرشن مہاراج'' سے گزر کر ''اوم'' (اللہ) کا ڈنکا پیٹا، عبادت کے اوقات صبح سورج نکلتے وقت اور سورج غروب ہوتے وقت قرار دیا، اور بلا مورتی کے ''سندھیا'' کا طریقہ بتلایا، یعنی پالتی مار کر بیٹھ گئے اور مراقبہ میں مشغول ہوگئے۔ دراصل یہ سلسلہ اسلام کے مقابلہ میں ایک متوازی نظام تھا، اور ہر قدم پر اسلام کا مقابلہ تھا، اس تعمیری وتجدیدی کام سے فرصت پاکر کے وہ اسلام کی تخریب کی جانب رجوع ہوئے اور قرآن پاک پر بسم اللہ سے والناس تک اعتراضات کرڈالے، اور اپنے گروہ میں کچھ ایسا جوش بھر دیا کہ ان کے اندر فتح ویقین پیدا ہوگیا، سوامی جی کے اعتراضات سطحی نہیں تھے، ان میں گہرائی تھی، اور وہ ہمیشہ سنجیدہ بھی تھے، اسلام کا مضحکہ بھی اڑاتے تھے، اس سے ان کا منشا یہ تھا کہ مسلمان نوجوانوں کے دلوں کو شکوک کا گہوارہ بنادیں، وہ نفسیاتی طور پر ہر بات سوچ سمجھ کر ذہنوں پر حملہ آور تھے، اور حملہ ایسا اچانک اور پرشور تھا کہ لوگوں کے دل دہل گئے، اور ایسا معلو ہوتا تھا کہ اسلام کے خیمے کی چوبیں اس آندھی کا مقابلہ نہ کرسکیں گی اور اکھڑ کر منتشر ہوجائیں گی، حالانکہ جو جدید ہندو دھرم انہوں نے مجددانہ شان سے منظم کیا تھا اس کے اصول وفروع سب اسلام ہی سے ماخوذ تھے۔

مولانا ثناء اللہ کا ظہور

قلوب پر فالج گرا دینے والے ان لرزہ خیز حالات میں ایک مرد کامل نکلا جو ہمہ صفت موصوف تھا، عالم، متبحر، مفسر، محدث، واعظ، مناظر، محقق و مفکر، مرد آہن، یقیں محکم کا مبلغ اور استقلال مزاج کا پیامبر۔

اگر ہو رزم تو شیران غاب کے مانند
دگر ہو بزم تو رعنا غزال تاتاری

اس نے نفرت کا جواب محبت سے، تضحیک کا جواب سنجیدگی سے، غصہ کا جواب مسکراہٹ سے، علم کی پیچیدہ گتھیوں کا جواب تحقیق سے اس طرح دیا کہ ہر قدم پر زبان حال سے آواز آنے لگی۔

چوں بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نۂ دلرا خطا اینجاست

یہ تھے مجدد عصر، مبلغ اعظم، محقق اکبر حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نور اللہ مرقدہ، اس زمانہ کی نئی مسلم پود پر ان کا احسان بے پایاں ہے، اگر آج ہم لوگ اس عالم پیری میں ایمان ویقین سے بہرہ ور ہیں، تو یہ اسی مرد مجاہد کا طفیل ہے، اور آنے والی نسلوں پر ان کا احسان بدستور باقی ہے، اور قیامت تک باقی رہے گا، جب یہ اسلام کا سپہ سالار میدان جنگ کی طرف روانہ ہوا تو اس کے اردگرد جید علماء کرام کی صفوں کی صفیں اکٹھا ہو گئیں ...... ستیارتھ پرکاش کا جواب ''حق پرکاش'' ایک ایٹم بم تھا، جس نے اعتراضات کی پوری بستی کو دھوئیں کی طرح اڑا دیا، میں نے وہ دن بھی دیکھا ہے جب میرے آریہ سماجی ساتھی طلباء انگریزی میں ہم لوگوں سے کہتے پھرتے تھے: ''اپنے مذہب کو ترک کر و اس میں کوئی سچائی نہیں''، اور یہ بھی دیکھا کہ ایک مولوی محمد عمر صاحب ایک اسٹول ہاتھ میں لے کر اور بازار میں اس پر کھڑے ہو کر للکارا کہ آؤ

مناظرہ کرلو اور کہا کہ دیوریا کے مناظرہ کے بعد (جس عظیم الشان دنگل کا رستم مولانا ثناء اللہ تھے) امید نہیں تھی کہ آریہ سماج پھر نمودار ہوں گے، اور آج یہ عالم ہے کہ بچوں سے کہا جاتا ہے کہ ''اپنا مذہب ترک کرو اس میں کوئی سچائی نہیں ہے''۔

مطلب یہ کہ اس طرح سارا ہندوستان ایمان و یقین کے نور سے جگمگا اٹھا، باتیں ایسی کہتے کہ دل میں اتر جائیں اور دلائل منطقی ایسی مضبوط کہ گمان کا کوئی گوشہ باقی نہ رہے، مولانا صرف اہلحدیث کے نہ تھے وہ کامل ملت اسلامیہ کے تھے۔(اخبار اہلحدیث ۲۱ر نومبر ۱۹۷۱ء)

اور مولانا عبدالماجد صاحب رقمطراز ہیں کہ:

موصوف کا نام میں نے اس وقت جانا جب ایک مرتد کی کتاب ''ترک اسلام'' سے دل بیحد جلا ہوا تھا، اور مولانا نے اس کا جواب قریبی مدت میں ''ترک اسلام'' لکھ ڈالا تھا، جواب ترکی بترکی اس وقت ختم ہوگئی اور آخر نئے سرے سے اسلام کی دامن میں پناہ لینا پڑی، میں اسکول کے چھٹے درجے کا طالب علم تھا اور عمر ۱۱ر سال سے زائد نہ تھی، ایک ہندو لڑکے سے لے کر ''ترک اسلام'' کی جھلک دیکھ لی تھی، اور اس پر تن بدن میں آگ لگی ہوئی تھی، کچھ ہی دن بعد ''ترک اسلام'' کی زیارت نصیب ہوئی، اور اس نے زخم پر ٹھنڈا مرہم رکھ دیا، یہ ۱۹۰۲ء ہوگا یا ۱۹۰۳ء کا شروع، اور دل مولانا کا اسی وقت سے بے حد معتقد ہوگیا تھا، ان کی تحریر میں اس اعتقاد کو بڑھاتی ہی رہیں، ان کا ہفتہ وار ''اہلحدیث'' بھی کچھ دنوں بعد دیکھنا شروع کردیا، اس اعتقادی غلو میں اعتدال و توازن کہیں سالہا سال بعد جا کر پیدا ہوا، مولانا کی اردو تفسیر بھی مختصر تفسیروں میں اچھی ہے، لیکن عربی تفسیر کا نمبر اس سے بڑھا ہوا ہے، قرآن کی تفسیر خود قرآن ہی سے کی ہے، ہم معنی آیتیں خوب یکجا مل جاتی ہیں، فن مناظرہ کے تو کہنا چاہئے امام تھے، خصوصا آریہ سماجیوں کے مقابلہ میں جو علاوہ بدفہم و بے علم کے بدزبان بھی ہوتے

تھے، اور شروع صدی میں ان کا فتنہ اس وقت کا سب سے بڑا فتنہ تھا، اگر مولانا ثناء اللہ صاحب ان کے سامنے نہ آجاتے تو مسلمانوں کی مغلوبہ مرعوبیت خدا جانے کہاں تک پہونچ جاتی، حریف کی نبض شناسی میں مولانا بہت بڑھے ہوئے تھے، ایسی بات ڈھونڈھ نکالتے کہ آریہ سماجی ذہنیت دنگ ہوکر رہ جاتی، اب یاد نہیں کتنے مناظرے کرڈالے اور ہر جگہ کامیاب ہی رہتے، ایک جگہ معروف نامور آریہ سماجی مناظر نے شروع ہی میں خم ٹھونک کر کہہ دیا کہ "آپ مسلمان ہی کب ہیں جو اسلام کی طرف سے وکیل بن کر آئے ہیں، دیکھئے مسلمان علماء کے فتوے یہ سب آپ کی تکفیر میں ہیں"، یہ کہا اور میز پر ان فتووں کا ڈھیر لگا دیا، مولانا صبر کے ساتھ اپنی تکفیر کا ڈھنڈورا سنتے رہے، جب وہ کہہ چکا تو کڑک کر بولے:

"اچھا صاحب اب میں مسلمان ہوتا ہوں، اور آپ سب مسلمان گواہ رہیں کہ میں آپ سب کے سامنے کلمۂ شہادت پڑھتا ہوں: "أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا رسول الله" فرمایئے اب تو کوئی عذر باقی نہیں رہا۔

مسلمان باغ باغ ہوگئے، آریہ مناظر سے کچھ جواب نہ بن پڑا اور مولانا نے اپنا کام چلتا کردیا۔

عیسائیوں سے مقابلہ کے لیے پوری طرح تیار رہتے، وہ زمانہ بھی مناظرہ بازیوں کا تھا اور آریہ سماجیوں نے مسلمانوں کے منہ آنا عیسائیوں سے سیکھا تھا، عیسائی مشنری انیسویں صدی کے وسط ہی سے مسلمانوں کے پیچھے پڑی ہوئی تھی، عیسائیوں سے مقابلہ کے لیے مولانا نے شدبد کچھ انگریزی بھی سیکھ لی تھی، اگر کہیں انگریزی کا مطالعہ زیادہ کرلیا ہوتا تو اپنے فن میں بے مثل ہوجاتے، کلمہ گو فرقوں کے اندر توجہ احمدیہ (قادیانیہ) پر زیادہ رہتی بلکہ ایک بار تو ایک انعامی مباحثہ میں انعام بھی احمدی فریق سے جیتا تھا۔ (معاصرین مولانا عبدالماجد دریابادی ص ۱۲۴ مطبع کوہ نور آرٹ پریس کلکتہ)

آریہ عالم دھرم پال لکھتے ہیں کہ:

''جب مولوی نورالدین صاحب قادیانی نے رسالہ ''نورالدین'' کے ذریعہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے ''ترک اسلام'' کے ذریعہ اسلام اور ملا ازم کے درمیان خط ممیز کھینچ دیا تو میری تصانیف کی قیمت ایک دیا سلائی رہ گئی، میرے اعتراضات کا جواب دینے میں ''نورالدین'' کے مصنف کا نشانہ علمی معلومات کی بدولت بے خطا ہوتا، مگر ''ترک اسلام'' کا وار زیادہ ستم ڈھاتا، جب کہ وہ میرے قلعہ کو جو میں سخت جد وجہد کے ساتھ تفسیروں کی بنا پر تعمیر کرتا تھا صرف اتنا سا فقرہ مسمار کر ڈالتا کہ:

''تفسیر کا جواب تفسیر لکھنے والوں سے لو قرآن مجید اس کا ذمہ دار نہیں ہے''

اس ایک فقرہ نے میرے ''ترک اسلام'' اور میری دوسری تصنیف ''تہذیب الاسلام'' کو چھلنی کر ڈالا اور میں نے نتیجہ نکال لیا کہ ''نورالدین'' کے مصنف کے ساتھ تو بحث چل سکتی ہے مگر ''ترک اسلام'' کے مصنف کے ساتھ جو ملا ازم کا سرے سے منکر ہے بحث کا چلنا مشکل ہے، اور لطف یہ ہوا کہ ''نورالدین'' کے مصنف نے میرے مقابلہ میں دوبارہ قلم نہ اٹھایا، حالانکہ میں آرزومند تھا کہ اس کے ساتھ بحث کا سلسلہ جاری رہے، لیکن ''ترک اسلام'' کے مصنف نے ''تہذیب الاسلام'' کے جواب پر پھر قلم اٹھایا، تو میں نے ''ترک اسلام' کے مصنف کے مقابلہ میں دوبارہ قلم اٹھانے سے نکار کر دیا، اس طرح ہماری پہلی جنگ کا خاتمہ ہو گیا''۔ (المسلم: ص ۳۹۳ بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۴ء)

''میری گذشتہ ایک سال کی بے ایذا زندگی نے میرے مسلمان بھائیوں کے دلوں پر بھی میرے لیے اس قدر محبت پیدا کر دی کہ جب ان کو میری بیماری کا حال معلوم ہوا تو وہ جوق در جوق میرے پاس آنے لگے، ان میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام قابل ذکر ہے، مولوی صاحب کے ساتھ تحریری دست پنجہ تو سالہا سال تک ہوتا رہا، مگر رودررو ہونے کا غالباً یہ پہلا موقع تھا، جس کو ایک مبارک موقع ہی سمجھنا چاہئے خواہ

وہ بیماری کی شکل ہی میں نمودار ہوا۔

مولوی صاحب فطرتاً خوش مذاق اصحاب سے ہیں، اس لیے سمجھنا چاہئے کہ جہاں ایک طرف ''ترک اسلام'' اور ''تہذیب الاسلام'' بلکہ ''نخل اسلام'' کا مصنف بستر مرض پر پڑا ہو، اور دوسری طرف ''تُرک اسلام'' اور ''تغلیب الاسلام'' بلکہ ''تبر اسلام'' کا مصنف اس کے سرہانے بیٹھا، اس کی تیمارداری کر رہا ہو، وہاں اگر ملکوت السموات والارض دلی مسرت سے یہ شعر پڑھ رہے ہوں ؎

شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد

حوریاں رقص کناں ساغر شکرانہ زدند

تو کوئی عجب بات نہیں ہے۔

اس سے پہلے میرا یہ خیال تھا کہ مولوی ثناء اللہ جو احمدیہ فرقہ کے ساتھ ملانوں جیسی چھیڑ چھاڑ کرتا رہتا ہے وہ خود کوئی کٹھ ملا ہوگا، یہی وجہ تھی کہ باجود ان کی کوشش کرنے کے میں کبھی ان سے ملنا نہیں چاہتا تھا، لیکن پہلی ملاقات ہی میں معلوم ہو گیا کہ مولوی ثناء اللہ ایک خوش مزاج، خوش مذاق، خوبصورت اور خوب سیرت جنٹل مین ہے، اور قدرت نے اس کو ایک دل ربا ادا دی ہے، سچ تو یہ ہے کہ اس ''ابن یعقوب'' کو دیکھ کر مجھے اپنے دل کو تھامنے میں بڑی دقت پیش آئی، مولوی ثناء اللہ ہر تیسرے روز میری خبر لینے کے لیے لاہور پہونچتے تھے''۔ (اندر ص ۹۲ (۱)، بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۲ء)

''کچھ مدت بعد مجھے دوبارہ ملا ازم کو رگڑنے کا خیال پیدا ہوا، اس دفعہ میں نے کتب تاریخ سے مدد لی اور ''نخل اسلام'' کے نام سے جلی سڑی ہوئی کتاب شائع کی، آریہ سماج کے اخباروں نے اس کتاب کا نہایت زوردار الفاظ میں ریویو کیا اور مسلم اخبارات نے اس کے خلاف شور مچایا، میں چاہتا تھا کہ پرانے ٹائپ کے ملا لوگ

---

(۱) یہ غازی محمود کا ایک ماہانہ میگزین تھا۔

میرے مقابلہ میں آئیں تاکہ مجھے اس بات کے جاننے کا موقع ملے کہ وہ ان باتوں کا کیا جواب رکھتے ہیں، لیکن میری بدقسمتی اس دفعہ بھی وہی ''ترک شیرازی'' یہ کہہ کر کہ:

''قرآن مجید یا اسلام تواریخ یا تفاسیر کا جواب دہ نہیں''

''نخل اسلام'' (میری ایک اور کتاب کا نام) کو ''تبر اسلام'' (مولانا کی طرف سے اس کا جواب ہے) مار کر چلتا ہوا، اس طرح پرانے ٹائپ کے جن ملانوں کو رگڑنے کے لیے میں نے یہ دوسری کوشش کی تھی وہ پھر بچ گئے۔

آخرکار جب میں نے دیکھا کہ ملاازم کے ماننے والے تو میدان میں آتے نہیں اور جو میدان میں آتے ہیں وہ ملاازم کو ماننے والے نہیں ہوتے تو میں نے ان تمام مباحث کا قطعی فیصلہ کرڈالا اور ''ترک اسلام'' سے لے کر اپنی آخری تصنیف تک جس قدر کتابیں تھیں ان سب کو میں نے ۱۴ر جون ۱۹۱۱ء کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا (اور اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا) (المسلم ص ۳۹۳ بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۴ء)

جماعت اہلحدیث کے اخبارات ورسائل (قدیم)

جماعتی اخبارات ورسائل (قدیم) کی تعداد میرے علم کے مطابق کل ۹۹ ہیں جن کو موضوع مضامین کے اعتبار سے ۶ رقسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

☆ پہلی قسم ادیان باطلہ کی تردید میں، جن کی تعداد (۱۱) ہے:

(۱) اشاعت السنۃ (اردو) ماہانہ، مقام اشاعت بٹالہ، گرداس پور (پنجاب)، ایڈیٹر مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالوی، سن اجراء: ۱۸۷۸ء۔

یہ جماعت اہلحدیث کا پہلا رسالہ ہے جس نے کئی سال تک علم دین کی خدمت کی، عیسائیوں کے الزامات کا جواب دیا، مرزائے قادیان کی کفریات کا استیصال کیا، مقلدین اور نیچریوں کی افراط وتفریط کی اصلاح کرتا تھا، یہ رسالہ پہلے اخبار ''سفیر ہند'' امرتسر کا ضمیمہ تھا، پھر ۱۸۷۸ء میں مستقل طور پر بنام ''اشاعت السنۃ'' شائع ہونے لگا، اور ۱۸۸۱ء کی ابتداء سے اس رسالہ کے ساتھ ایک چار ورقی ضمیمہ بھی شامل کر دیا گیا تھا، اس میں صرف کتاب وسنت کے موافق اصول وفروع واعتقادیات اور عملیات مع دلائل قلم بند ہوتے تھے۔

(۲) اخبار جعفر زٹلی (اردو) ہفتہ روزہ، مقام اشاعت لاہور، ایڈیٹر ملا محمد بخش لاہوری، سن اجراء: مارچ ۱۸۸۷ء۔

یہ اخبار سر سید احمد خاں اور نیچریوں کا مذاق اڑانے اور پھبتیاں کسنے کے لیے

وقف تھا۔

(۳) امام (اردو) ہفتہ روزہ، مقام اشاعت فیض آباد، ایڈیٹر محمد محسن، سن اجراء: ۱۹۲۶ء=۱۳۴۵ھ۔

یہ اخبار عموما تمام مذاہب باطلہ خصوصا بہائیت کی خبر لیتا تھا، نیز اسلامی مضامین، لطائف، دل پسند نظمیں اور ملکی خبریں اس میں شائع ہوتی تھیں۔

(۴) اہلحدیث (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت امرتسر (پنجاب) ایڈیٹر مولانا ثناء اللہ امرتسری، سن اجراء: ۱۳ر نومبر ۱۹۰۳ء۔

یہ اخبار کثیر المنافع، کثیر الاشاعت، ہر جماعت و مذہب وملت میں ہر دلعزیز تھا، اس میں مذہبی واخلاقی مضامین، فتاوی اور مخالفین کے اعتراضات وجوابات اور دو صفحے پر دنیا بھر کی چیدہ چیدہ خبریں شائع ہوتی تھیں، یہ اخبار ہر جمعہ کو باقاعدگی سے شائع ہوتا تھا، اس کا آخری شمارہ انتہائی نامساعد اور پر خطر حالات میں بھی جمعہ یکم اگست ۱۹۴۷ء کو شائع ہوا، اس کے بعد یہ چراغ ہمیشہ کے لیے بجھ گیا، یہ اخبار دو مرتبہ تعطل کا شکار ہوا، پہلی مرتبہ ۱۹۱۹ء میں اہلحدیث جلد ۱۶ کے دو شمارے ۱۴، ۱۵ شائع نہیں ہوئے، اس کی وجہ یہ تھی کہ پریس کی تبدیلی کی بنا پر نیا ڈکلریشن داخل کیا گیا تھا، جس کا حکم ڈپٹی امرتسر نے بوجہ کسی ضرورت موخر کر دیا، دوسری مرتبہ اگست ۱۹۲۳ء میں اہلحدیث جلد ۲۰ کے دو شمارے ۴۱، ۴۲ شائع نہیں ہوئے، اس کی وجہ یہ تھی کہ مطبع وقتی طور پر بند ہو گیا تھا، لیکن مولانا نے بنام ''گلدستۂ ثنائی'' ان کمیوں کو پورا کیا۔

(۵) تبلیغ (اردو) پندرہ روزہ، مقام اشاعت جبل پور، ایڈیٹر مولانا عبد الجبار عمر پوری، سن اجراء: مئی ۱۸۹۳ء۔

یہ اخبار انجمن اسلامیہ جبل پور کا آرگن تھا، اس کے مہتمم حاجی عبد الغفور تھے،

جنوری ۱۸۹۷ء سے یہ اخبار ہفت روزہ ہو گیا تھا، یہ اخبار ہندوستان میں بڑھتی ہوئی مغربی تہذیب کے مقابلہ میں ایک اسلامی شاہکار تھا۔

(٦) ضیاء السنۃ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت کلکتہ، ایڈیٹر مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب، سن اجراء ذی قعدہ ۱۳۱۹ھ مطابق فروری ۱۹۰۲ء۔

یہ رسالہ ہر عربی مہینہ کی یکم تاریخ کو شائع ہوتا تھا، اس کے ٹائیٹل پر آیت:
واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا درج ہوتی تھی، اس میں مدیر کی خود ساختہ نظمیں ہوتی تھیں، جو پند و نصائح پر مشتمل ہوتی تھیں، اور توحید و سنت کی خوبیاں اور شرک و بدعت کی برائیاں اجاگر کرتے ہوئے مخالفین اسلام کے اعتراضات کا جواب دیا جاتا تھا، نیز خلفاء اسلام کی سوانح عمریاں اور ناولانہ انداز کے مضامین شائع ہوتے تھے، نیز اس میں انگریزی اور عربی اخبارات سے چیدہ چیدہ خبریں بھی شائع ہوتی تھیں۔

(۷) کرزن گزٹ (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت دہلی، ایڈیٹر مرزا حیرت بیگ دہلوی، سن اجراء: فروری ۱۸۹۹ء۔

اس اخبار یں علمی، تاریخی، تنقیدی مقالات اور لوکل وغیر ملکی خبریں درج ہوتی تھیں، اس کے چوتھے صفحہ پر ''یادرفتگاں'' کے عنوان کے تحت بہادر شاہ ظفر کے ''سراج الاخبار'' کے اقتباسات ہوتے تھے، یہ اخبار انگریزی حکومت کے وفاداروں کی دل کھول کر خبر لیتا تھا، اور حکومت کے غلط اعمال کے بیخ کنی کرنے سے بھی نہیں چوکتا تھا، اور مشنریوں کی خطرناک حرکتوں سے عوام کو آگاہ کرنا ضروری سمجھتا تھا۔

(۸) مرقع قادیانی (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت امرتسر (پنجاب) ایڈیٹر مولانا ثناء اللہ امرتسری، سن اجراء جون ۱۹۰۷ء مطابق ربیع الآخر ۱۳۲۵ھ۔

اس رسالہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت اور اس کے مسیح موعود ہونے کی تردید کی جاتی تھی، اس کے سرورق پر لکھا رہتا تھا: "سيكون في أمتي كذابون يزعم انه نبي وأنا خاتم النبيين لا نبي بعدي" (حدیث) اس میں ایک کالم "گلدستۂ قادیانی" کے عنوان سے ہوتا تھا، جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے مہینہ بھر کی خاص، خاص الہامات کا ذکر ہوتا تھا، جو وفات مرزا کے بعد "گلدستۂ اخبار" کے نام سے موسوم ہوا جس میں لوکل اور غیر ملکی خبریں بھی شائع ہوتی تھیں، یہ رسالہ انگریزی مہینہ کی ہر پہلی تاریخ کو شائع ہوتا تھا، ۱۵؍اپریل ۱۹۰۷ء میں مرزا قادیانی نے مولانا امرتسری کے لیے موت کی پیشین گوئی کرتے ہوئے دعا کی تھی کہ ہم دونوں میں جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں مرجائے، مولانا مرزا صاحب کی کذب بیانیوں کا پردہ چاک کرنے نیز اس پیشین گوئی کے پیش نظر اس رسالہ کا اجراء کیا جو مرزا صاحب کی موت ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کے بعد اکتوبر ۱۹۰۸ء جلد ۲ شمارہ ۵ تک برابر جاری رہا، پھر دوبارہ اپریل ۱۹۳۱ء میں اس کا اجراء ہوا اور یکم اپریل ۱۹۳۳ء تک جاری رہا۔

(۹) مسلمان (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت امرتسر (پنجاب) ایڈیٹر مولانا ثناءاللہ امرتسری، سن اجراء مئی ۱۹۰۸ء۔

یہ اخبار ہر انگریزی مہینہ کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا تھا، اور مئی ۱۹۱۰ء تک ماہانہ تھا، ۷؍جون ۱۹۱۰ء سے ہفت روزہ ہوا، اور ہر منگل کو شائع ہونے لگا، مولانا خود لکھتے ہیں:

"اپریل کے رسالہ میں مسلمان کا آئندہ پروگرام لکھا تھا کہ یا تو بند کیا جاوے گا یا ہفتہ وار نکلے گا، گو غالب خیال یہی تھا کہ بند ہوگا، کیونکہ ہفتہ وار کی جو شرط

لگائی گئی تھی وہ ذرا مشکل تھی، ...... مگر چونکہ خدا کے علم میں اس کا ہفت وار ہونا مقدر تھا...... اس لیے توکلاً علی اللہ مسلمان ہفتہ وار کا پہلا نمبر حاضر خدمت ناظرین ہوتا ہے"۔

اس اخبار کے ایڈیٹر شروع سے مولانا امرتسری ہی تھے، لیکن ۳؍جولائی ۱۹۱۳ء سے اس کی ملکیت وادارت منشی علیم الدین کے سپرد کردیا گیا تھا، جو پہلے ہی سے اس کے نائب مدیر تھے۔ (مسلمان ۳؍جولائی ۱۹۱۳ء، ۱/۶)

یہ اخبار ۱۹۱۴ء تک جاری رہا اور دو مرتبہ تعطل کا شکار ہوا، پہلی مرتبہ ۳؍جون ۱۹۱۳ء سے ۳؍جولائی ۱۹۱۳ء تک، دوسری مرتبہ اکتوبر ۱۹۱۳ء سے ۳۱؍دسمبر ۱۹۱۳ء تک، اس میں مذہب آریہ کے پیروؤں کی دریدہ دہنوں اور ان کے لغو اور بے جا اعتراضات کا معقول اور مدلل جواب دیا جاتا تھا۔

(۱۰) النذیر (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت میرٹھ، ایڈیٹر منشی نذیر حسین، سن اجراء محرم ۱۳۲۱ھ مطابق اپریل ۱۹۰۳ء۔

یہ رسالہ ہر قمری مہینہ کی ۱۳؍تاریخ کو شائع ہوتا تھا، مخالفین اسلام خصوصا آریہ سماج شدھی سنگٹھن کی تردید کرتا تھا، اور ویدوں کی حقیقت بیان کرتا تھا، اور آریہ سماج کی حقیقی تصویر عوام کے سامنے پیش کرتا تھا، آریوں کا اخبار" آریہ مسافر" کے مضامین پر ریویو کرتا تھا اور ان کی نوٹس لیتا تھا، آخر میں بعنوان "عام خبریں" دنیا بھر کی چیدہ چیدہ خبریں شائع کرتا تھا۔

(۱۱) الہادی (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت سیالکوٹ (پنجاب) ایڈیٹر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔

یہ رسالہ اس وقت جاری کیا گیا تھا جب کہ ترویج عیسائیت کا بڑا زور تھا جس کی پست مسیح جدید (مرزا غلام احمد قادیانی) نے مضبوط کردی تھی، جس کے

استیصال کے لیے یہ رسالہ وقف تھا، اس میں بعض مضامین آریوں کے اعتراضات کے جواب میں بھی ہوتے تھے، اس رسالے میں غیر کے مضامین نہیں ہوتے تھے، صرف مولانا سیالکوٹی کے ہوتے تھے، بعد میں یہ مضامین کتابی شکل میں منتقل کر دیئے جاتے تھے۔

☆ دوسری قسم شرک وبدعت اور تقلید شخصی کی تردید میں جن کی تعداد ۱۳ ہے:

(۱) آثار السنن (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت پٹنہ، ایڈیٹر مولانا محمد صاحب، سن اجراء محرم ۱۳۱۷ھ۔

یہ رسالہ باہتمام مولانا عبدالسلام صاحب نکلتا تھا، محرم کا شمارہ نکل کر بند ہو گیا تھا، پھر جمادی الاخری ورجب کا شمارہ ایک ساتھ نکلا اور جاری رہا، پھر بند ہو گیا۔

یہ رسالہ توحید کی تبلیغ اور شرک وبدعت کی تردید کرتا تھا، اور مخالفین حدیث اور اہل تقلید کے لیے سم قاتل کی حیثیت رکھتا تھا۔

(۲) اخبار محمدی (اردو) پندرہ روزہ، مقام اشاعت دہلی، ایڈیٹر مولانا محمد صاحب جونا گڈھی، سن اجراء ۱۳۴۰ھ۔

یہ خبار شروع میں رسالہ گلدستۂ محمدیہ کے نام سے جاری کیا گیا تھا، پھر رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہوا اخبار محمدی کی شکل میں نکلنے لگا، یہ اخبار کتاب وسنت کا داعی، توحید کا حامی اور شرک وبدعت کی مذمت کرتا تھا، اور آخری صفحات پر اہم اہم ملکی خبریں شائع کرتا تھا، یہ اخبار دو مرتبہ تعطل کا شکار ہوا، پہلی مرتبہ مولانا جونا گڈھی کی وفات پا جانے کی وجہ سے ۱۵؍فروری ۱۹۴۱ء کا شمارہ نکلنے کے بعد بند ہوا، دوبارہ ۱۵؍جون ۱۹۴۱ء سے مولانا سید تقریظ احمد سہوانی کی

ادارت میں نکلنا شروع ہوا، دوسری مرتبہ ۱۹۴۶ء میں کاغذ نہ ملنے کی وجہ سے بند ہوا، پھر فروری ۱۹۴۷ء میں جاری ہوا، چند مہینے تک جاری رہ کر ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔

(۳) اہل الذکر (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت فیض آباد، ایڈیٹر مولانا محمد یوسف شمس فیض آبادی، سن اجراء: ۱۹۰۸ء۔

یہ رسالہ دو سال کے قریب لکھنؤ سے شائع ہوا، پھر بچند وجوہ اس کی اشاعت معرض التوی میں پڑی رہی، دوسری مرتبہ رجب ۱۳۳۹ھ مطابق مارچ ۱۹۲۱ء میں جاری ہوا، اس وقت اس کے پیش نظر تین مقاصد تھے: (۱) کتاب وسنت کی اشاعت کے لیے جابجا انجمنیں قائم کرنا (۲) تعلیم وتدریس وعلوم دینیہ کے لیے جابجا مکاتب ومدارس کھلوانا (۳) تصنیف وتالیف کے لیے اہل قلم حضرات کی ایک انجمن قائم کرنا جن کے ذریعہ وقت کے لحاظ سے کتابیں تصانیف کرا کر چھپوانے کا انتظام کرنا۔

اگست ۱۹۲۲ء تک یہ رسالہ ماہانہ تھا پھر ۴ رستمبر ۱۹۲۲ء سے پندرہ روزہ ہوا، بعد میں ماہانہ ہو گیا، اس رسالہ میں پہلے ایڈیٹر صاحب کی خود ساختہ نظمیں ہوتی، کبھی کبھار دوسرے شعراء کی بھی نظمیں شائع ہوتی تھیں، اس کے بعد شذرات میں اہم مسائل پر تبصرہ ہوتا تھا، بعد ازاں دینی واصلاحی اور شرک وبدعت کی مذمت میں مضامین ہوتے تھے۔

(۴) تبلیغ السنۃ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت دہلی، ایڈیٹر مولانا احمد اللہ صاحب، سن اجراء: ۱۹۲۲ء۔

اس رسالہ میں عام طور پر دینی واصلاحی اور شرک وبدعت کی رد میں مضامین شائع ہوتے تھے، اور گاہے بگاہے مذہب قادیانی اور اس کے دعاوی کو بدلائل

تردید کی جاتی تھی۔

(۵) تنظیم اہل حدیث (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت انبالہ (پنجاب) ایڈیٹر مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی، سن اجراء ۲۶/رمضان ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۵/فروری ۱۹۳۲ء۔

یہ اخبار شرک وبدعت کی مذمت اور مذہب قادیانی کی تردید کرتا تھا اور اس کے آخری صفحات پر ملکی خبریں شائع ہوتی تھیں، اس اخبار نے جماعتی تنظیم اور اس کے کاموں کو مربوط کرنے کے لیے خصوصی رول ادا کیا تھا، اس میں ایڈیٹر صاحب کے فتوے برابر شائع ہوتے تھے، جو خصوصی اہمیت کے حامل ہیں، اس اخبار کے جاری ہوتے ہی حافظ محمد اسماعیل اور ان کے بھائی حافظ عبدالقادر روپڑی نائب مدیر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے، اس کا پہلا شمارہ مارچ ۱۹۳۲ء کو منصۂ شہود پر آیا، ابتداء میں تقریباً دو سال تک یہ اخبار پندرہ روزہ نکلتا رہا، بعد میں ہفت روزہ کر دیا گیا۔

(۶) السعید (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت دارانگر بنارس، ایڈیٹر مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی، سن اجراء ۱۳۲۴ھ۔

یہ رسالہ توحید کی ترویج، شرک وبدعت اور تقلید شخصی کی تردید کرتا تھا، اور قرآن وسنت کی اتباع کی دعوت دیتا تھا۔

(۷) شحنۂ ہند (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت محلہ اندر گرٹ، میرٹھ، سن اجراء: ۲۰/جنوری ۱۸۸۳ء۔

یہ اخبار دینی واصلاحی مضامین کے ساتھ ملکی خبریں شائع کرتا تھا، نیز توحید وسنت کی حمایت اور شرک وبدعت کی مذمت کرتا تھا۔

(۸) صحیفۂ اہلحدیث (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت دہلی، ایڈیٹر مولانا عبدالجلیل

خاں، سن اجراء: محرم ۱۳۴۰ھ۔

یہ رسالہ غرباء اہلحدیث کا ترجمان تھا، اس کے سرورق پر " رسول من الله صحفا مطهرة" درج ہوتا تھا، اس کا مقصد توحید وسنت کی اشاعت کرنا، شرک وبدعت کا قلع قمع کرنا اور مسلمانوں کو اتحاد واتفاق کی طرف بلاتا تھا، نیز اس میں استفتاء کے جوابات اور جماعتی لوکل وغیر ملکی خبریں شائع ہوتی تھیں، مولانا عبدالجلیل خاں صاحب کے بعد اس کے ایڈیٹر مولانا عبدالستار صاحب ہوئے۔

(۹) مسلم اہلحدیث گزٹ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت دہلی، ایڈیٹر ابوالفضل عبدالحنان صاحب، سن اجراء جون ۱۹۳۳ء مطابق صفر ۱۳۵۲ھ

اس اخبار میں دینی، مسلکی اور اصلاحی مضامین کے علاوہ شرک وبدعت کی مذمت میں مضامین شائع ہوتے تھے، اس کے سرورق پر اسلامی اشعار ہوتے تھے، پھر شاہی کتب خانہ دہلی کی فہرست ہوتی تھی، جس کا سلسلہ تقریبا دو سال تک جاری رہا اور چند صفحات فہرست ادویہ ایشیائی یونانی دواخانہ دہلی کے لیے مخصوص ہوتے تھے، اس کے مقاصد میں سے یہ تھے (۱) جماعت اہلحدیث کی من حیث الجماعۃ جماعتی خصوصیات سے آگاہ کرنا (۲) حکومت وقت کے سامنے اہلحدیث کی ضروریات صحیح ڈھنگ سے پیش کرنا (۳) ممالک اسلامیہ خصوصا سعودیہ عربیہ کے صحیح حالات سے اہلحدیث حضرات کو آگاہ کرنا، اس کے آخری دو صفحے پر چیدہ چیدہ ملکی خبریں درج ہوتی تھیں۔

(۱۰) المشیر (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت الہ آباد، ایڈیٹر مولانا ضیاء الدین صاحب فانی، سن اجراء..........۔

اس رسالہ میں توحید کی اشاعت اور شرک وبدعت وتقلید کی تردید کی جاتی تھی،

اور کتاب وسنت پر عمل کرنے کی دعوت دی جاتی تھی۔

(۱۱) نصرۃ السنۃ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت دارانگر بنارس، ایڈیٹر مولانا محمد سعید محدث بنارسی، سن اجراء ستمبر ۱۸۸۵ء مطابق ذی قعدہ ۱۳۰۲ء۔

یہ رسالہ جماعت اہلحدیث کا آرگن تھا، جو مقلدین کی سنت کے خلاف لکھی ہوئی ہر کتاب کا منہ توڑ جواب دینے کی کوشش کرتا تھا، ساتھ ہی ساتھ شرک وبدعت کی تردید کرتا تھا، اس میں بوقت ضرورت ایک ضمیمہ بھی شائع ہوتا تھا: جس میں عمدہ مضامین، ہم عصر متعصب اخبارات کا جواب یا کوئی دوسرا مضمون ہوتا تھا۔

(۱۲) ہمدرد اہل حدیث (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت دہلی، ایڈیٹر مولانا عبدالستار کلانوری، سن اجراء شعبان ۱۳۳۸ھ مطابق مئی ۱۹۲۰ء۔

یہ رسالہ ہر قمری ماہ کی پہلی تاریخ کو شائع ہوتا تھا، اس کے اغراض ومقاصد یہ تھے: (۱) خدا کے احکامات کو لوگوں تک پہنچانا (۲) اخلاقی وتوحیدی مضامین شائع کرنا، اس میں قادیانیت کی تردید میں بھی مضامین شائع ہوتے تھے، اور نواب صدیق حسن خاں صاحب کی کتاب ''الدین الخالص'' کا اردو ترجمہ دو صفحات پر مشتمل ایک مدت تک شائع ہوتے رہے، اور اخیر صفحات میں اہم اہم ملکی خبریں بھی درج ہوتی تھیں۔

(نوٹ) یہ پرچہ مولانا عبدالوہاب دہلوی (۱۸۶۴ء-۱۹۳۲ء) نے ۱۳۳۸ھ میں بنام اہلحدیث جاری کیا، بعد میں یہی پرچہ ہمدرد اہلحدیث کے نام سے موسوم ہوا، پھر صحیفۂ اہلحدیث کے نام سے جاری رہا اور اس کے ایڈیٹر زمانے کے اعتبار سے بدلتے رہے۔ (حوالہ ساعتے بادل ص ۵۹)

(۱۳) مجلہ ہاتف: مقام اشاعت سمرا (بستی) ایڈیٹر مولانا عبدالرزاق سمراوی، سن اجراء ......۔

اس رسالہ میں دینی، اصلاحی اور شرک و بدعت پر مضامین ہوتے تھے، چند شمارہ نکل کر ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا۔ (حوالہ علمائے گونڈہ و بستی)

☆ تیسری قسم ادب و تاریخ کی جن کی مقدار ۱۶ ہے:

(۱) اتحاد (اردو) پندرہ روزہ، مقام اشاعت لکھنؤ، ایڈیٹر مولانا عبدالحلیم شرر، سن اجراء: ۱۹۰۴ء۔

یہ اخبار شاعرانہ مذاق کا تھا، اس میں نازک خیال آرئیاں ہوتی تھیں، لیکن زیادہ دنوں تک نہ چل سکا، صرف ڈیڑھ سال کی قلیل مدت میں بند ہوگیا۔

(۲) پردۂ عصمت (اردو) پندرہ روزہ، مقام اشاعت لکھنؤ، ایڈیٹر مولانا عبدالحلیم شرر، سن اجراء ۱۹۰۰ء (حوالہ رام بابو سکسینہ تاریخ ادب اردو حصہ نثر و ہسٹری آف اردو لٹریچر)

(۳) پروانہ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت میرٹھ، ایڈیٹر مولانا احمد شوکت میرٹھی، سن اجراء ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔

یہ رسالہ شعر و شاعری کا گلدستہ تھا، اس میں اونچے شعراء کے کلام ہوتے تھے، خاصکر ان کے شاگردوں کے جن کی اصلاح بھی فرماتے اور تنقید بھی کرتے۔

(۴) پیام یار (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت لکھنؤ، ایڈیٹر مولانا عبدالحلیم شرر، سن اجراء جون ۱۸۸۲ء۔

یہ پرچہ علمی، ادبی اور تاریخی تھا، انگریزی مہینہ کے آخری تاریخوں میں شائع ہوتا تھا، اس میں تین حصے ہوتے تھے، حصہ اول میں ادبی، اخلاقی، تاریخی، علمی مضامین اور نیچرل نظمیں، حصہ دوم میں لائق شعراء کے منتخب کلام اور حصہ سوم میں ناول۔

اس پرچہ کے قائد دراصل منشی نثار احمد تھے، اور ایڈیٹر کی جگہ پر انہیں کا نام درج ہوتا تھا، لیکن کام سب مولانا شرر کرتے تھے، چنانچہ لکھتے ہیں:

''منشی نثار احمد کو اپنے رسالہ کے متعلق جو کچھ نثر میں لکھنا ہوتا میں ہی لکھ دیا کرتا، بلکہ دراصل ''پیام یار'' کی ترتیب واشاعت میں ہی کرتا تھا''۔ (آپ بیتی مولانا شرر دلگداز لکھنؤ، جنوری ۱۹۳۴ء)

(۵) تہذیب (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت پٹنہ، ایڈیٹر مولانا سہیل احمد عظیم آبادی، سن اجراء جنوری ۱۹۵۲ء۔

یہ رسالہ معروف ومشہور سیاسی رہنما عبدالقیوم انصاری (بہار) کی سرپرستی میں جاری ہوا تھا، اس کی مجلس ادارت میں سہیل عظیم آبادی کے ساتھ عبدالقیوم انصاری بھی تھے، علم وادب کے بیش بہا خدمت انجام دے کر یہ رسالہ ۱۹۵۴ء میں بند ہوگیا۔

(۶) دل افروز (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت لکھنؤ، سن اجراء اپریل ۱۹۱۵ء، ایڈیٹر مولانا عبدالحلیم شرر، اسمیں صرف ناول ہوا کرتے تھے، اور ۳۱ صفحات پر مشتمل تھا اور ہر انگریزی مہینہ کی تیسویں تاریخ کو شائع ہوتا تھا، اس میں کم از کم دو دلچسپ ناول کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا تھا جس میں ایک فرضی، اخلاقی اور دوسرا تاریخی ہوا کرتا تھا۔

(۷) دلگداز (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت لکھنؤ، ایڈیٹر مولانا عبدالحلیم شرر، سن اجراء جنوری ۱۸۸۷ء۔

یہ پرچہ زبان اردو کا بہترین علمی، ادبی اور تاریخی رسالہ تھا، اس میں سیاسی مضامین کم اور تاریخی، ادبی اور علمی زیادہ ہوتے تھے، شرر صاحب لکھتے ہیں:

''دل گداز وہ پرچہ ہے جس نے بحیثیت لٹریچر اردو کی دنیا میں خود ہی ناموری

نہیں حاصل کی بلکہ اردو کو اعلیٰ درجہ کمال اور سراپا اثر حالت پر پہونچا دیا"۔
(مہذب یکم اگست ۱۸۹۰ء)

اس رسالہ میں صرف شرر صاحب ہی کے مضامین ہوتے تھے، پہلے یہ صرف ۱۶ر صفحات پر نکلتا تھا، جب اس کی اشاعت میں ترقی ہوئی اور ۱۸۸۸ء میں دلگداز پریس کھولا گیا تو ناول کے تیس صفحات اور بڑھا دیئے گئے، چند سال بعد ایک جزء تاریخ کا اور بڑھا دیا گیا پھر بعد میں سوانح عمری کا ایک جز کا اور اضافہ کیا گیا، اب یہ رسالہ ۵۶ر صفحات پر مشتمل ہوتا تھا۔

۱۷ر جمادی الاخریٰ ۱۳۴۵ھ مطابق ۲۴ر دسمبر ۱۹۲۶ء کو مولانا کا انتقال ہو گیا تو اس کی ادارت کی ذمہ داری آپ کے بڑے لڑکے محمد صدیق حسن نے سنبھالی اور اس یادگار کو ایک مدت تک باقی رکھا، ۱۹۳۲ء میں یہ رسالہ حیدرآباد دکن سے نکلنے لگا، کیونکہ محمد صدیق صاحب کا مستقل قیام حیدرآباد میں ہو گیا تھا۔

(۸) رسالہ سخن سنج (اردو) سہ ماہی، مقام اشاعت لکھنؤ، ایڈیٹر مولانا عبدالحلیم شرر، سن اجراء: ۱۹۱۷ء۔

پہلے یہ رسالہ ۱۶ر صفحات پر مشتمل تھا، بعد میں ۱۶ر صفحات کا اور اضافہ کیا گیا، یہ رسالہ تین جزء پر مشتمل تھا: (۱) مضامین (۲) نظم (۳) نثر، مضامین میں مسلمان فاتحان ہند کی مختصر تاریخ ہوتی تھی، حصہ نظم میں بڑے شعراء کے کلام ہوتے تھے، ساتھ ہی یہ قید ہوتی تھی کہ شاعر کی صرف ۷ ہی شعر شائع ہوں گے۔

(۹) رسالہ محشر (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت لکھنؤ، ایڈیٹر مولانا عبدالحلیم شرر، سن اجراء ۱۸۸۲ء۔

یہ رنگین اور شاعرانہ مذاق کا اخبار تھا، اس میں نازک خیال آرائیاں ہوتی

تھیں، ایک زمانہ تک اس میں ''زمانہ جائزہ'' کے عنوان سے ایک نرالے مضمون کا سلسلہ جاری رہا، اردو میں یہ نیا اور اچھوتا رنگ تھا، سب لوگوں نے عموماً اور انگریزی خواں نے خصوصاً اس مضمون کو بہت پسند کیا۔

اس اخبار کو مولانا شرر نے اپنے ایک دوست عبدالباسط محشر کے نام پر نکال کر انہیں کو اس کا ایڈیٹر ظاہر کیا تھا، چنانچہ لکھتے ہیں:

''۱۸۸۲ء میں محشر نام ایک ہفتہ وار رسالہ میں نے مولوی عبدالباسط صاحب محشر کے نام سے نکالا''۔ (آپ بیتی مولانا شرر، دلگداز جنوری ۱۹۳۴ء)

(۱۰) ظریف (اردو) ہفت روزہ مقام اشاعت لکھنؤ، سن اجراء ـــــہ، ایڈیٹر مولانا عبدالحلیم شرر (حالہ رام بابو سکسینہ تاریخ ادب اردو حصہ نثر و ہسٹری آف اردو لٹریچر)

(۱۱) العرفان (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت لکھنؤ، ایڈیٹر مولانا عبدالحلیم شرر، سن اجراء: ۱۹۰۶ء۔

یہ رسالہ بھی محشر کے طرز پر تھا، اخبار اتحاد کی جگہ پر اس کو جاری کیا تھا، لیکن یہ بھی زیادہ دنوں تک نہ چل سکا، سال کے اندر ہی بند ہو گیا، اس رسالہ کو مولانا شرر نے مولوی سعید الحق کے نام سے جاری کیا تھا۔ مضامین سب مولانا شرر ہی کے ہوا کرتے تھے۔

(۱۲) عندلیب (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت میرٹھ، ایڈیٹر مولانا محمد شعیب احمد قدرت میرٹھی، سن اجراء ۱۹۱۲ء۔

یہ ایک ادبی رسالہ تھا، اس میں مشاہیر ہند کے مضامین کے علاوہ غزلیں ہوتی تھیں۔ زیادہ دنوں تک چل نہ سکا، سال کے اندر ہی بند ہو گیا۔

(۱۳) لسان الصدق (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت کلکتہ، ایڈیٹر مولانا ابوالکلام

آزاد، سن اجراء ۲۰ر نومبر ۱۹۰۳ء۔

اس رسالہ میں علمی، اخلاقی، تاریخی اور سیاسی مضامین کے علاوہ اور چار مقاصد پر مضامین شائع ہوتے تھے: (۱) مسلمانوں کی معاشرت اور رسوم کی اصلاح کرنا (۲) اردو زبان کے علمی لٹریچر کے دائرہ کو وسیع کرنا (۳) اردو تصانیف پر ریویو کرنا، جنوری ۱۹۰۵ء میں "اصلاح خیالات" کے نام سے ایک مقصد کا اور اضافہ کیا گیا اور ساتھ ہی مذہبی مضامین کو بھی جگہ دی گئی۔

یہ رسالہ کل ۱۸ر مہینہ چلا، بعض مرتبہ دو مہینوں کے لیے صرف ایک شمارہ شائع ہوا جیسے نومبر ۱۹۰۳ء کے بعد دسمبر کا پرچہ نکلا تو اس پر پہلی جلد کی تکمیل کا اعلان تھا، ۱۹۰۴ء کے پورے سال میں صرف ۹ر شمارے شائع ہوئے، اس کا آخری پرچہ اگست اور ستمبر ۱۹۰۴ء کا مشترکہ شمارہ تھا، اسی پر دوسری جلد ختم ہوگئی، ۱۹۰۵ء میں صرف ایک پرچہ نکلا جو ماہ اپریل و مئی کا مشترکہ شمارہ تھا پھر ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا۔

(۱۴) مصباح (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت ششہنیاں سدھارتھ نگر (یوپی) ایڈیٹر مولانا عبدالجلیل رحمانی، سن اجراء اکتوبر ۱۹۵۱ء مطابق محرم ۱۳۷۱ھ۔

یہ رسالہ بھی مذہبی و معاشرتی کے ساتھ ادبی و علمی تھا، اس میں مولانا رحمانی کا ایک مضمون بعنوان "تسہیل القرآن" سلسلہ وار شائع ہوتا تھا، جو آیات قرآن کا ترجمہ و تفسیر پر مشتمل تھا، عوام و خواص کے لیے یکساں مفید تھا، یہ رسالہ ۱۹۵۶ء تک جاری رہ کر بند ہوگیا تھا، دوبارہ جنوری ۱۹۶۴ء سے جاری ہوا، مولانا لکھتے ہیں:

"کئی سال کے التوا کے بعد ماہنامہ مصباح کا پہلا شمارہ خیر و برکت کے مقدس ماہ میں ناظرین کو مل رہا ہے"۔ (حوالہ مصباح جنوری ۱۹۶۴ء)

(۱۵) مصحف (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت عمر آباد (مدراس) ایڈیٹر قاسم شریف، سن اجراء ـــــہ۔

یہ رسالہ مذہبی ومعاشرتی کے علاوہ ادبی وتاریخی بھی تھا اور جامعہ عربیہ دارالسلام عمر آباد سے شائع ہوا کرتا تھا۔

(۱۶) مورخ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت لکھنؤ، ایڈیٹر مولانا عبدالحلیم شرر، سن اجراء ۱۹۱۶ء۔

اس رسالہ میں کسی نہ کسی ملک کی مستند ومبسوط تاریخ شائع ہوتی تھی، شروع میں مولانا شرر کا مشہور تاریخ ارض مقدس کے ۴۸ صفحات شائع ہوئے تھے۔

(۱۷) مہذب (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاتع لکھنؤ، ایڈیٹر مولانا عبدالحلیم شرر، سن اجراء: ۱۹۹۰ء۔

یہ اخبار مندرجات کے لحاظ سے اعلی پائے کا تھا، اس میں اداریوں، شذروں اور مضامین کو زیادہ جگہ دی جاتی تھی، اس میں علمی، تاریخی، ادبی اور معاشرتی مضامین چھپتے تھے، مولانا شرر لکھتے ہیں:

"ہمارا ارادہ ہے کہ قدیم ناموروں کی سوانح عمری بیان کرنے کا ایک سلسلہ قائم کریں، ہمارے قدیم بزرگ اور گذشتہ مشاہیر اس پایہ اور مرتبہ کے لوگ تھے، کہ ان کے نقش قدم پر چلنا کیا ان کے نام میں یہ تاثیر ہے کہ جب زبان پر آجاتا ہے تو دل میں ایک جوش پیدا ہوتا ہے، لہذا کیا اچھا ہو کہ ہم اپنے اخبار کے ہر پرچہ کو کسی نہ کسی گذشتہ نامور کے نام پر ڈیڈیکیٹ کردیں، شاید ان کی برکت سے ہمیں بھی کامیابی نصیب ہو......"۔

مہذب نے اس غرض سے یہ کام اپنے سر لیا ہے کہ جہاں تک ہوسکے سلف کے

کارنامے تفصیل کے ساتھ موجودہ آبادی کے سامنے پیش کرے۔ (مہذب نمبر ا جلد ا مطبوعہ یکم اگست ۱۸۹۰ء)

☆ چوتھی قسم ادب وسیاست اور اصلاح اخلاق کی جن کی تعداد (۱۶) ہے:

(۱) اتحاد (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت امرتسر پنجاب، ایڈیٹر منشی مولی بخش کشتہ، سن اجراء ـــــ۔

اس اخبار کا سن اجراء معلوم نہ ہوسکا، ۱۹۲۱ء میں جاری تھا، یہ ایک ادبی، علمی اور سیاسی پرچہ تھا اور ملکی خبریں بھی شائع کرتا تھا۔

(۲) الاقدام (اردو) وقت اشاعت ....، مقام اشاعت کلکتہ، ایڈیٹر مولانا ابوالکلام، سن اجراء: ۱۹۲۷ء، (نیرنگ عالم)

(۳) البلاغ (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت کلکتہ، ایڈیٹر مولانا ابوالکلام آزاد، سن اجراء ۱۲ر نومبر ۱۹۱۵ء۔

البلاغ کے پہلے تین شمارے تو باقاعدہ نکلے، اس کے بعد مشترکہ شماروں کا سلسلہ شروع کیا، شمارہ نمبر ۴ و نمبر ۵ بھی مشترکہ تھا، اور شمارہ نمبر ۶، ۷ بھی، شمارہ ۸، ۹ بھی مشترکہ نکلا، صرف شمارہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ کی اشاعت آزادانہ عمل میں آئی، مگر اس کے بعد دو شماروں میں اتنی بے قاعدگی آگئی کہ شمارہ ۱۳، ۱۴ مشترکہ تھا اور آخری شمارہ (۱۵) اور (۱۶) اور (۱۷) پر مشتمل تھا۔

البلاغ کا آخری نمبر شمارہ (۱۷) ہے، لیکن دراصل ۱۲ر نومبر ۱۹۱۵ء سے ۳۱ر مارچ ۱۹۱۶ء تک اس کے صرف ۱۱ر شمارے شائع ہوئے، یہ اخبار الہلال کی طرح ادبی اور سیاسی تھا۔

(۴) پیغام (اردو) ہفتہ وار، مقام اشاعت کلکتہ، ایڈیٹر مولانا ابوالکلام آزاد، سن

اجراء: ۲۳ر ستمبر ۱۹۲۱ء، مطابق ۲۰ رمحرم ۱۳۴۰ھ بروز جمعرات۔
مولانا آزاد کی نگرانی اور مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی کے زیر ادارت یہ پرچہ نکلنا شروع ہوا، اس کے کل ۱۱ رشمارے نکلے، ۱۶ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو اس کا آخری شمارہ شائع ہوا، یہ پرچہ بھی ادبی، اصلاحی اور سیاسی تھا، ۱۷ر نومبر ۱۹۲۱ء کو شہزادہ پرنس آف ویلس ہندوستان آیا، اس کے آنے سے قبل ملک میں اس کے استقبال کا بائیکاٹ کرنے کی تحریک چلائی گئی، پیغام نے بھی اس میں بھرپور حصہ لیا، جس کی بنا پر پہلے مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی بحثیت ایڈیٹر گرفتار ہوئے، ان پر مقدمہ چلایا گیا اور دو سال قید کی سزا سنائی گئی، ان کے بعد ۱۰ر دسمبر کو مولانا آزاد گرفتار کئے گئے اور ایک سال کی قید بامشقت کی سزا ہوئی، مولانا کے جیل جانے کی وجہ سے پیغام بند ہوگیا، اس کا آخری شمارہ ۱۶ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو شائع ہوا، کل گیارہ نمبر شائع ہوئے تھے۔ یہ پرچہ تحریک خلافت اور ترک موالات کے موضوع پر تاریخ کا اہم ماخذ تھا، گاہے گاہے علمی مضامین، تفسیر قرآن کے بعض مباحث، استفتاء واستفسارات کے ابواب بھی ہوتے تھے۔

(۵) خدنگ نظر (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت لکھنؤ، ایڈیٹر مولانا ابوالکلام آزاد، مالک منشی نوبت رائے، سن جراء: ستمبر ۱۸۹۶ء (نیرنگ عالم)

لکھنؤ سے ہی اخبار کو منشی نوبت رائے نے نکالا تھا، شروع میں وہی اس کے ایڈیٹر بھی تھے، اس ک تین حصے تھے، ایک غزلیات کا، دوسرا علمی واخلاقی مضامین کا اور عام فہم نظموں کا، تیسرا ناول کا، اس میں علامہ اقبال، محسن کاکوروی کے مضامین ہوا کرتے تھے، اور ۱۹۰۳ء کے اواخر سے اس کے ادبی حصہ کی ایڈیٹری بھی مولانا کے متعلق کردی گئی۔

(۶) دار السلطنت (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت لکھنؤ، ایڈیٹر مولانا ابوالکلام آزاد، سن اجراء: ۱۹۰۶ء۔

یہ اردو کے قدیم پرچوں میں سے ایک پرچہ ہے، اس کا نام پہلے "اردو گائیڈ" تھا، اس کے ایڈیٹر مولانا عبدالباری تھے، کچھ دنوں سے یہ بند تھا، جب مولانا ابوالکلام آزاد پرچہ "وکیل" امرتسر سے الگ ہوکر کلکتہ آئے تو اس کی ادارت کی ذمہ داری قبول کرلی، پھر دوبارہ شائع ہونے لگا، لیکن اس کے مالکوں سے مولانا کی نبھ نہ سکی، وہ کچھ نیم سرکاری قسم کے لوگ تھے، حکومت کے اشاروں کی رعایت کرنے والے تھے، لہذا جلد ہی مولانا اس سے الگ ہوگئے۔

(۷) قومی تنظیم (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت پٹنہ، ایڈیٹر عمر فرید برادر ڈاکٹر عبدالحفیظ سلفی، سن اجراء نہ،

یہ ایک سیاسی اخبار تھا، اس میں حالات حاضرہ کی خبریں شائع ہوتی تھیں۔

(۸) المصباح (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت کلکتہ، ایڈیٹر مولانا ابوالکلام آزاد، سن اجراء، ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء۔

یہ اخبار سیاسی، علمی اور تاریخی تھا، جنوری ۱۹۰۱ء میں نکلنا شروع ہوا اور چار ماہ جاری ہوکر بند ہوگیا، مولانا آزاد لکھتے ہیں:

"اس میں ایک صفحہ علمی مضامین کے لیے بھی رکھا تھا، ایک صفحہ تاریخ وسوانح عمری کے لیے تھا، امام غزالی، نیوٹن اور مسئلہ کشش ثقل وغیرہ، اس طرح کے مضامین ان صفحات کے لیے لکھے تھے"۔ (آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی ص ۲۷۵)

(۹) محمدیہ (اردو) وقت اشاعت ......، مقام اشاعت کانپور، ایڈیٹر مولانا ابوالکلام آزاد، سن اجراء: ۱۹۰۱ء (نیرنگ عالم)

(۱۰) الندوہ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت لکھنؤ، ایڈیٹر مولانا ابوالکلام آزاد، سن اجراء ــــہ۔

یہ پرچہ ندوۃ العلماء لکھنؤ سے شبلی نعمانی کی ادارت میں جاری ہوا تھا، مولانا ابوالکلام آزاد اکتوبر ۱۹۰۵ء سے مارچ ۱۹۰۶ء تک اس سے منسلک رہے، پھر کسی وجہ سے اس سے الگ ہوگئے۔

(۱۱) نیرنگ عالم (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت کلکتہ، ایڈیٹر مولانا ابوالکلام آزاد، سن اجراء نومبر ۱۸۹۹ء۔

اس پرچہ کو آپ نے شعروسخن کی مشق کے لیے جاری کیا تھا، اس وقت آپ کی عمر گیارہ سال تھی، اس کے صرف آٹھ شمارے شائع ہوئے اور بند ہوگیا۔

(۱۲) وکیل (اردو) دوروزہ، مقام اشاعت امرتسر، ایڈیٹر مولانا ابوالکلام آزاد، سن اجراء: ۱۹۰۶ء۔

اس اخبار کے مالک شیخ غلام محمد تھے، یہ اخبار ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا تھا، ''الندوہ'' سے الگ ہونے کے بعد اپریل ۱۹۰۶ء میں مولانا آزاد امرتسر میں پہونچ گئے اور اس کی ادارت شروع کردی، پھر بھائی کے انتقال پر نومبر ۱۹۰۶ء میں آپ کلکتہ واپس چلے آئے، اس پرچہ میں آپ دنیائے جہاں کی سیاست اور عالم اسلام کے معاملات پر رائے زنی کرتے رہے، پھر اگست ۱۹۰۷ء میں آپ امرتسر آئے اور دوبارہ ''وکیل'' کی ادارت شروع کی، پھر جولائی، اگست ۱۹۰۸ء میں خرابی صحت کی بناپر مستعفی ہوگئے۔

(۱۳) ہزار دبستان (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت حیدرآباد دکن، ایڈیٹر مولانا عبدالحلیم شرر۔

۱۸۸۴ء کی بات ہے مولانا شرر مالک مطبع نول کشور کے یہاں ملازم تھے،

مالک مطبع نے اپنا خاص نمائندہ بنا کر آپ کو حیدر آباد دکن بھیجا، وہاں سید حسن صاحب ہزار دبستان کے نام سے پرچہ نکالتے تھے، جس کے ایڈیٹر سید محمد سلطان صاحب عاقل دہلوی تھے، مالک وایڈیٹر میں رنجش کی بنا پر پرچہ معرض التوی میں تھا، مالک پرچہ کی گزارش پر ایک مہینہ مولانا شرر نے اس کی ادارت کی تھی، پھر لکھنؤ چلے آئے۔

(۱۴) الہلال (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت کلکتہ، ایڈیٹر مولانا ابوالکلام آزاد، سن اجراء: ۱۳ر جولائی ۱۹۱۲ء۔

یہ ایک ادبی، سیاسی اور اخلاقی پرچہ تھا، مسلمانوں کی ابتذال مذہبی وزوال ذہنی کی اصلاح اس کا مقصد تھا، جس میں الہلال پوری طرح کامیاب تھا، اس کی اشاعت دو سال میں ۲۶ر ہزار تک پہونچ گئی تھی، اس زمانہ کی شرح تعلیم اور الہلال کے اعلی علمی معیار کے پیش نظر قارئین کی یہ تعداد حیران کن تھی۔ (التوعیہ، نئی دہلی اپریل ۱۹۹۴ء)

لیکن انگریزی حکومت کے قانون مطابع کی زد میں آکر ۱۸ر نومبر ۱۹۱۴ء کا شمارہ آخری شمارہ ثابت ہوا، ۱۸ر نومبر ۱۹۱۴ء کو بند ہوگیا، دوسری مرتبہ ۱۰ر جون ۱۹۲۷ء کو جاری ہوا، اور ۶ ماہ بعد پھر بند ہوگیا۔ (نیرنگ عالم)

۱۴ر نومبر ۱۹۱۴ء جلد ۵ شمارہ ۲۰ پر الہلال کی اشاعت کا پہلا دور ختم ہوگیا، اور اس کی تیسری اور آخری دور کے پہلے شمارے ۱۰ر جون ۱۹۲۷ء کو نکلے۔

مولانا آزاد لکھتے ہیں: ''الحمد للہ وحدہ، الہلال کا پہلا نمبر جون ۱۹۱۲ء میں شائع ہوا تھا۔ (الہلال کے پہلے شمارہ پر ۱۳ر جولائی ۱۹۱۲ء کی تاریخ درج ہے) اور آخری نمبر ۱۹۱۴ء میں پھر نومبر ۱۹۱۵ء سے دوسرا سلسلہ اشاعت البلاغ کے نام سے شروع ہوا، اور مارچ ۱۹۱۶ء میں ختم ہوگیا، اب یہ تیسرا سلسلہ اشاعت ہے

جو کامل گیارہ برس کے بعد از سر نو شروع ہوتا ہے۔

۹ر دسمبر ۱۹۲۷ء کا شمارہ ششماہی کا آخری شمارہ ہے اور امید تھی کہ ۷ر جنوری ۱۹۲۸ء سے نئی ششماہی کا آغاز ہوگا مگر یہ بات قوت سے فعل میں کبھی نہیں آئی۔

(۱۵) ہند جدید (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت کلکتہ، ایڈیٹر مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی، سن اجراء: ۱۹۲۹ء (تقریبا)

یہ ایک سیاسی، ادبی اور علمی پرچہ تھا، عوام میں بہت مقبول تھا، اس اخبار کے چند شمارے جامعہ سلفیہ بنارس کے کتب خانہ میں موجود ہیں، ۲۰ر مارچ ۱۹۳۹ء جلد نمبر ۱۰، شمارہ نمبر ۴ بروقت میرے سامنے ہے۔

(۱۶) انقلاب (اردو) مقام اشاعت لاہور، روزنامہ، ایڈیٹر مولانا غلام رسول مہر، سن اجراء: رمضان ۱۳۴۵ھ۔

اس اخبار میں دینی ودنیاوی دونوں قسم کے مضامین شائع ہوتے تھے اور عالمی پیمانہ پر ملکی خبریں شائع ہوتی تھیں، اور بعض خبروں پر نقد وتبصرے بھی ہوتے تھے اور سال پورا ہونے پر اس کا نمبر نکلتا تھا بنام ''سالگرہ نمبر''۔

۱۹۲۹ء کا سالگرہ نمبر میرے سامنے ہے، مہر صاحب اداریہ بعنوان ''گزارش احوال'' میں لکھتے ہیں:

''آج اسلامی شہور وسنین کے حساب سے انقلاب کی زندگی کے دو سال ختم ہو رہے ہیں، اور تیسرے سال کی دہلیز پر اس کا قدم پہونچ گیا ہے، ۱۳۴۵ھ کے شہر رمضان المبارک کے آخری دن تھے (جس میں اس کا اجراء ہوا) یہ انقلاب کا دوسرا سالگرہ نمبر ہے، گذشتہ سال گرہ نمبر میں دنیائے اسلام کی ان بزرگ وبرتر ہستیوں کے تذکرے خاص طور پر جمع کئے گئے تھے، جو آج اپنی

رفیع المنزلت اعمال کی وجہ سے فرزندان توحید کے عز وافتخار کا بڑے سے بڑا سرمایہ ہیں، ان تذکروں کے ساتھ مختلف اسلامی ممالک کے مجاہدات حریت وآزادی کی داستانیں بھی بیان کردی گئی تھیں، تا کہ مسلمان مختلف اجزاء ملت کے حیات آموز سرگزشتوں سے واقف ہوجائیں، اس مرتبہ ان مجاہدین واحرار کی سیرتوں کا خاص ہتمام کیا گیا ہے جو مختلف ادوار وازمنہ میں اسلام کے ہلالی پرچم کو سربلند رکھنے کے لیے جہاد وقتال کے میدان میں اترے۔
(انقلاب کا سالگرہ نمبر ۱۹۲۹ء)

☆ **پانچویں قسم دینی، اصلاحی اور اخلاقی کی، جن کی تعداد ۲۰ ہے:**

(۱) آفتاب میوات (اردو) پندرہ روزہ، مقام اشاعت شکراوہ، ایڈیٹر مولانا حکیم عبدالشکور صاحب شکراوی، سن اجراء: ۱۹۲۸ء۔

یہ اخبار آٹھ سال تک پابندی کے ساتھ مسلسل جاری رہا، پھر بیچ میں کچھ پریشانیوں کی بنا پر بند ہوگیا تھا اور چند ہی مہینہ کے بعد دوبارہ جاری ہوا اور ۱۹۴۵ء تک برابر دینی خدمت انجام دیتا رہا، اس کے بعد ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا، یہ اخبار دینی واصلاحی تھا، اور آل انڈیا اہلحدیث میوات پنجاب کا ترجمان تھا، اس کے آخری صفحات پر جماعتی اور ملکی خبریں بھی شائع ہوتی تھیں۔

(۲) اعتدال (اردو) دو ماہی، مقام اشاعت ڈومریا گنج سدھارتھ نگر، ایڈیٹر مولانا ابوالعاص وحیدی، سن اجراء ستمبر واکتوبر ۱۹۸۸ء۔

یہ رسالہ ضلعی جمعیت اہلحدیث سدھارتھ نگر وبستی کا ترجمان تھا، اس میں دینی، واصلاحی مضامین شائع ہوتے تھے، اس کے پہلے ایڈیٹر مولانا عبدالواحد مدنی

تھے، اگست ۱۹۸۹ء مطابق ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ مکمل ایک سال تک شائع ہونے کے بعد پورے ایک سال مکمل اس کی اشاعت معرض التوی میں رہی، دوبارہ اگست وستمبر ۱۹۹۰ء مطابق محرم وصفر ۱۴۱۱ھ کو شائع ہو، اور ادارت کی ذمہ داری مولانا ابوالعاص وحیدی نے لی، پھر بعد میں بند ہو گیا۔

(۳) انسٹی ٹیوٹ گزٹ (اردو) روزنامہ، مقام اشاعت پٹنہ، ایڈیٹر مولانا محمد اسحاق بن حکیم ارادت حسین، سن اجراء: یکم جولائی ۱۸۸۶ء۔

یہ ایک اصلاحی اخبار تھا، اس کے ایک کالم پر اردو اور مقابل کالم میں انگریزی رہتی تھی، یہ اسکولی طلباء کے لیے بہت مفید تھا، یہ اخبار پٹنہ ایجوکیشنل کمیٹی کا ترجمان تھا، پہلے ہفت روزہ تھا، بعد میں طلباء کے اسرار پر روزنامہ کر دیا گیا تھا۔

(۴) انوار (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت پرساعماد سدھارتھ نگر، ایڈیٹر مولانا حمید اللہ سلفی، سن اجراء مئی ۱۹۸۶ء مطابق شعبان ۱۴۰۶ھ۔

اس رسالہ میں دینی، اصلاحی اور سیر وسوانح کے مضامین، عالم اسلام کی خاص اور اہم خبریں، دور حاضر کے مسائل پر تبصرے اور دینی نظمیں شائع ہوتی تھیں، اس کا صرف ایک شمارہ شائع ہو کر ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔

(۵) اہلحدیث (اردو) پندرہ روزہ، مقام اشاعت دہلی، ایڈیٹر مولانا سید تقریظ احمد سہسوانی، سن اجراء یکم فروری ۱۹۵۱ء مطابق ۲۳ر ربیع الآخر ۱۳۷۰ھ۔

۱۹۴۸ء میں ''اہلحدیث'' امرتسر کے بند ہو جانے کے بعد بطور یادگار مولانا ثناء اللہ امرتسری ''ادارۃ المولفین دہلی کی سرپرستی میں یہ اخبار جاری کیا گیا تھا، یہ اخبار مسلک اہلحدیث کا ترجمان تھا، اور یکم و پندرہ انگریزی تاریخ کو شائع ہوتا تھا، یہ ایک دینی واصلاحی اخبار تھا، اس بکے اغراض ومقاصد تھے:

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی کی اشاعت کرنا (۲) مسلمانوں کی عموما جماعت اہلحدیث کی خصوصا دینی و دنیوی خدمت کرنا (۳) حکومت اور مسلمانوں کے درمیان باہمی تعلقات کی حفاظت کرنا، مسلم وغیر مسلم میں باہمی امداد کو استوار کرنا (۴) جماعت اہلحدیث کو اس کے امتیازی اوصاف وخصائص کی یاد دہانی کرانا اور لوگوں میں سنت نبوی کی روح پھونکنا۔

اس کے اخیر میں انتخاب الاخبار کے نام سے ملکی وغیر ملکی خبریں شائع ہوتی تھیں اور ملکی مطلع کے عنوان سے ملک کے کسی اہم مسئلے پر تبصرہ بھی ہوتا تھا، متفرقات کے عنوان سے جماعتی خبریں، درس حدیث، اور فتاوی مستقل عنوانات سے شائع ہوتے تھے۔

اس اخبار کو جاری کرنے کے لیے حافظ حمید اللہ صاحب مرحوم حاتم جماعت سید صاحب کو پانچ سو روپے ۱۵ر ستمبر ۱۹۵۰ء اور پانچ سو روپے ۲۲ر دسمبر ۱۹۵۰ء کو مولانا عبداللطیف سلفی دہلوی کی معرفت بھیج دیئے تھے، جس کی بنا پر جنوری ۱۹۵۰ء سے اس کے جاری کرنے کا منصوبہ بنایا گیا، لیکن کسی وجہ سے فروری ۱۹۵۰ء سے اس کا اجراء ہوا۔ (تراجم علمائے اہلحدیث میوات)

مولانا سید تقریظ احمدؒ کے انتقال کے بعد جون ۱۹۶۸ء میں اس کے مدیر مولانا عبدالجلیل صاحب رحمانی ہوئے، اور اگست ۱۹۷۵ء میں مولانا مختار احمد ندوی، پھر جنوری ۱۹۷۷ء میں حافظ محمد یحییٰ صاحب اس کے مدیر ہوئے، اس کے بعد دسمبر ۱۹۷۸ء سے اس کے مدیر حکیم اجمل خاں ہوئے، چند مہینے اسی نام پر حکیم صاحب نے اس کو جاری رکھا، پھر نام میں کچھ تبدیلی کر کے مجلّہ اہلحدیث کر دیا جو تا ہنوز جاری ہے۔

(۶) اہل السنۃ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت مدرسہ دار القرآن والحدیث کلکتہ،

ایڈیٹر مولوی عبدالنور کلکتوی، سن اجراء ۱۹۲۴ء مطابق ۱۳۴۲ھ۔
اس رسالے کا اجراء حسب فرمائش حاجی شیخ عبدالوہاب صاحب سوداگر کلکتہ عمل میں آیا تھا، اس رسالہ میں ماہ کی تعیین وترتیب نہیں رہتی تھی، صرف رسالہ کا شمارہ نمبر ہوتا تھا، یہ ایک دینی رسالہ تھا، اس کے ٹائیٹل پر "بلغوا عني ولو آية" لکھا رہتا تھا، اس کا مقصد اسلام کے سچے احکام اوران کے اسرار کی توضیح، استفتاء کا جواب اور سیرت رسول اللہ ﷺ کا کام کرنا تھا۔

(۷) توحید (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت امرتسر، ایڈیٹر مولانا محمد داؤد غزنوی ؒ، سن اجراء اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۴۵ھ۔
یہ ایک دینی پرچہ تھا، اس کے سرورق پر لکھا ہوا تھا "ولا تهنوا ولا تحزنوا وأنتم الأعلون ان كنتم مؤمنين" اس میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات اور فتاوی شائع ہوتے تھے، مسلمانوں کے سیاسی وملکی معالمات پر بھی بحث ہوتی تھی، ہفتہ بھر کی خبروں کے خلاصے اور عربی اخبارات کے اقتباسات وتراجم بھی پیش کئے جاتے تھے، اس پرچہ کے ساتھ ضمیمہ کے طور پر ایک رسالہ بنام "وسیلہ" بھی نکلتا تھا۔

(۸) الجامعۃ (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت کلکتہ، ایڈیٹر مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی، سن اجراء یکم اپریل ۱۹۲۳ء
یہ اخبار مصور تھا، اور ملت اسلامی کی وحدت کی دعوت دیتا تھا، صرف چھ ماہ چل کر بند ہوگیا۔

(۹) زاد آخرت (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت حیدرآباد دکن، ایڈیٹر مولانا شکر اللہ رحمانی، سن اجراء ۱۹۷۲ء۔
اس رسالہ میں سیرت نبوی اور خلافت راشدہ کی تاریخی واقعات اور نصیحت

آموز مضامین شائع ہوتے تھے، اس کے سرورق پر لکھا رہتا تھا: "ولتنظر نفس ما قدمت لغد"۔

(۱۰) صوت الحدیث (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت بمبئی، ایڈیٹر ظہیر الدین سلفی، سن اجراء مارچ ۱۹۸۸ء۔

یہ رسالہ مسلک اہلحدیث کا ترجمان تھا، اس میں تحقیقی، اصلاحی اور معاشرتی مضامین شائع ہوتے تھے، اس کی کل مدت اشاعت تین سال چھ مہینے ہے، اگست ۱۹۹۱ء کو جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۸ شائع ہو کر بند ہو گیا۔

(۱۱) الفلاح (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت بنارس، ایڈیٹر مولانا عبد الصبور گونڈوی، سن اجراء ۱۹۵۸ء۔

اس رسالہ میں مثبت انداز کے دینی، اصلاحی، اور معاشرتی مضامین شائع ہوتے تھے، اس کے سرورق پر "انما کان قول المومنین اذا دعوا إلى الله ورسوله ليحكم بينهم أن يقولوا سمعنا وأطعنا وأولئك هم المفلحون" لکھا رہتا تھا۔ چند سال جاری رہا پھر ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔

(۱۲) مبلغ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت امرتسر پنجاب، ایڈیٹر مولانا اسحاق صاحب حنیف امرتسری، سن اجراء رمضان ۱۳۵۴ھ۔

اس میں اصلاحی، مذہبی اور اخلاقی مضامین شائع ہوتے تھے، یہ رسالہ مسلمانوں کو عموماً اور اہلحدیث کو خصوصاً ملی اتحاد پر جمع ہونے کی ترغیب دیتا تھا، سلف صالحین اور اسوۂ حسنہ کی تعلیم دیتا تھا، اخیر میں ملکی وغیر ملکی چیدہ چیدہ خبریں شائع کرتا تھا۔

(۱۳) مجلّہ سلفیہ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت دربھنگہ بہار، ایڈیٹر ڈاکٹر سید عبد الحفیظ

گیاوی، سن اجراء صفر ۱۳۵۳ھ مطابق جون ۱۹۳۴ء۔

یہ رسالہ دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کی جانب سے نکلتا تھا، اس میں دینی واصلاحی مضامین ہوا کرتے تھے، اس میں بیشتر مضامین سلفی طلبہ کے ہوتے تھے، اس کے اغراض ومقاصد تھے (۱) اسلام کی صحیح تعلیم کی اشاعت (۲) اسلاف کے اصلی حالتوں کو قوم کے سامنے پیش کرنا (۳) دار العلوم احمدیہ سلفیہ کے حالات سے قوم کو آگاہ کرنا (۴) مقاصد طلبہ کی ترجمانی اور مسلمانوں کے موجودہ حالات پر تبصرہ کرنا، ساتھ ہی طلبہ میں علم وادب کا صحیح ذوق پیدا کرنا۔

(۱۴) محدث (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت دار الحدیث رحمانیہ دہلی، ایڈیٹر مولانا نذیر احمد رحمانی املوی، سن اجراء ۱۹۳۳ء مطابق محرم ۱۳۵۲ھ۔

یہ رسالہ دار الحدیث رحمانیہ کا آرگن تھا، اور یہ رسالہ تمام خریداران کے پاس مفت جاتا تھا، یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شائع ہوتا تھا، اس میں فرقہ وارانہ مذہبی اختلافات کا ذکر نہیں ہوتا تھا، اور نہ کسی فرد یا جماعت کی دل آزاری کی جاتی تھی، بلکہ عام اسلامی مسائل اور خالص اسلامی تعلیمات پر مضامین شائع ہوتے تھے، سیرت کے عبرت انگیز واقعات بھی ہوتے تھے، عام اصلاحی اور اقتصادی پہلو پر روشنی ڈالی جاتی تھی اور مسلمانوں کو بہت سے دینی ودنیاوی خطرات سے آگاہ کیا جاتا تھا، اس میں مضامین زیادہ تر دار الحدیث رحمانیہ دہلی کے طلبہ کے ہوتے تھے، اس کے پہلے ایڈیٹر مولانا عبد الحلیم ناظم تھے، ۲۲ر اگست ۱۹۳۵ء کو جب ان کا انتقال ہوگیا تو اکتوبر ۱۹۳۵ء سے اس کی ادارت مولانا نذیر احمد رحمانی نے سنبھالی، ان کی ادارت میں محدث میں چار صفحات کا اضافہ کیا گیا، اور مئی ۱۹۴۰ء سے اس میں ایک

نئے باب ''فتاوی'' کا اضافہ کیا گیا، استفسارات کا جواب عموماً مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی شیخ الحدیث دیتے تھے، ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء کو جب ہٹلر نے دوسری جنگ عظیم چھیڑ دی تو کاغذ نہ ملنے کی بنا پر مجبوراً جنوری ۱۹۴۳ء سے اس کی اشاعت بند ہوگئی، پھر دوبارہ پورے تین سال بند رہنے کے بعد اپریل ۱۹۴۶ء سے جاری ہوا اور اپریل ۱۹۴۷ء کا آخری شمارہ نکل کر ہمیشہ کے لیے مرحوم ہوگیا۔

(۱۵) مسلمان (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت سوہدرہ، ایڈیٹر مولانا عبد المجید خادم، سن اجراء ۱۹۲۰ء۔

یہ رسالہ مسلمانوں کے شب و روز کے مسائل کا حل پیش کرتا تھا، ۱۹۳۸ء سے سوہدرہ کی بجائے لاہور سے شائع ہونے لگا تھا، اس میں دینی اور علمی مضامین کے علاوہ طبی مضامین بھی شائع ہوتے تھے، اور یک حصہ تفسیر القرآن کا بھی ہوا کرتا تھا۔

(۱۶) میو گزٹ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت شکراوہ، ایڈیٹر حکیم محمد اجمل خاں، سن اجراء ۱۹۵۸ء۔

یہ رسالہ دینی، اصلاحی اور اخلاقی تھا اور ۱۹۷۲ء تک برابر جماعتی خدمت انجام دیتا رہا، کچھ مجبوریوں کی بنا پر بند ہوگیا۔

(۱۷) نور الایمان (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت دہلی، ایڈیٹر مولانا محمد داؤد راز، سن اجراء دسمبر ۱۹۶۶ء مطابق رمضان ۱۳۸۶ھ۔

یہ رسالہ مولانا عبد الوہاب صاحب آروی کی سرپرستی میں نکلتا تھا، اور مسلسل پندرہ سال تک تبلیغ دین کا فریضہ انجام دیتا رہا، اس میں فتاوی اور حدیث پاک کا عام فہم اور سلیس ترجمہ مختصر تشریح کے ساتھ شائع ہوتا تھا، مختلف

مقامات پر ہونے والے تبلیغی ودعوتی اجتماعات کی رپورٹ بھی شائع کرتا تھا، اس کے نصب العین کے سلسلہ میں مولانا راز صاحب لکھتے ہیں جس کا ماحصل یہ ہے کہ ''دہلی میں آج سے کم وبیش ایک صدی قبل شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی نے مسند ولی اللہ کو سنبھالتے ہوئے ہدایت کا چراغ روشن کیا تھا، اسی چراغ ہدایت کی روشنی میں یہ رسالہ ملت خوابیدہ کو پیغام حیات سناتا ہے''، اس پرچہ میں بخاری شریف کا اردو ترجمہ ضروری تشریحات وحواشی کے ساتھ برابر شائع ہوتا تھا، نیز میاں نذیر حسین محدث دہلوی کے نایاب فتاوے شائع ہوتے تھے، یہ رسالہ وقت پر پابندی کے ساتھ آپ کی وفات دسمبر ۱۹۸۱ء تک برابر شائع ہوتا رہا، آپ کے بعد چند شمارے آپ کے صاحبزادے نذیر احمد نے نکالا، پھر ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا۔

(۱۸) نور توحید (اردو) پندرہ روزہ، مقام اشاعت لکھنؤ، ایڈیٹر مولانا عقیل مئوی، سن اجراء محرم ۱۳۷۰ھ۔

اس رسالہ میں دینی واصلاحی مضامین شائع ہوتے تھے۔

(۱۹) الہلال (اردو) سہ ماہی، مقام اشاعت تلسی پور (گونڈہ) ایڈیٹر مولانا ابوالعاص وحیدی، سن اجراء اگست تا اکتوبر ۱۹۸۹ء مطابق محرم تا ربیع الاول ۱۴۱۰ھ۔

یہ رسالہ دینی اور ادبی تھا، اس کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو جہاد اور ملی اتحاد پر ابھارا جائے، دو تین شمارے نکل کر بند ہوگیا۔

(۲۰) الہلال (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت لوہرسن بازار بستی، ایڈیٹر مولانا حامد الانصاری انجم، سن اجراء ــــــــ۔

یہ ایک دینی واصلاحی رسالہ تھا، اس کا سن اجراء معلوم نہ ہوسکا، اس کا ایک شمارہ

دسمبر ۱۹۵۷ء کا میرے پاس موجود ہے۔

☆ چھٹی قسم جہاد فی سبیل اللہ کی، جن کی تعداد (۲) ہے:

(۱) المجاہد (اردو و فارسی) مقام اشاعت سرحد افغانستان، ایڈیٹر مولانا نور الہدی صاحب، سن اجراء ۱۹۴۰ء۔

جماعت مجاہدین کی جانب سے یہ پرچہ جاری ہوا تھا، یہ پرچہ مولانا محمد بشیر صاحب شہید کی یادگار میں نکلتا تھا، اس میں یہ بھی لکھا تھا: ''بیادگار شہید ملت الغازی المہاجر مولوی محمد بشیر''، اس اخبار میں جہاد کے فضائل اور اس کی ضرورت واہمیت سے متعلق مضامین شائع ہوتے تھے، یہ مضامین اکثر اردو وفارسی زبان میں ہوتے تھے، اور کبھی کبھار پستو زبان میں بھی شائع ہوتے تھے۔

(۲) المحرض (اردو وفارسی)، مقام اشاعت سرحد افغانستان، ایڈیٹر مولانا نور الہدی، سن اجراء دسمبر ۱۹۳۸ء۔

جماعت مجاہدین کی طرف سے یہ رسالہ جاری ہوا تھا، اس کے سرورق پر لکھا تھا: یا أيها النبي حرض المؤمنين على القتال" اس میں جہاد سے متعلق مضامین نکلتے تھے۔

نوٹ: مذکورہ بالا اخبارات ورسائل کے علاوہ جماعت اہلحدیث کے چند اخبارات ورسائل اور ہیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی اخبار ورسالہ مجھے دستیاب نہیں ہوا ہے، صرف ان کے اعلانات وغیرہ کتابوں اور اخبارات ورسائل میں ملتے ہیں۔ البتہ بہت تلاش وجستجو کے بعد صرف ان

کے مدیران اور مقام اشاعت کا علم ہوسکا۔

(۱) آفتاب مظہر صداقت (اردو) روزنامہ، مقام اشاعت چندوس، ایڈیٹر مولانا منظور رحمانی۔

(۲) اخبار محمدی (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت کلکتہ، ایڈیٹر محمد اکرم خاں، سن اجراء ۱۹۱۰ء۔

(۳) اشارہ (اردو) روزنامہ، مقام اشاعت: صادق پور پٹنہ، ایڈیٹر عبدالقیوم خضر۔

(۴) اشاعت الاسلام (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت مظفر پور بہار، ایڈیٹر مولانا محمد عباس ودھارتی سنسکرت۔

(۵) پیام ہند (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت سیونی ایڈیٹر مولانا مقبول احمد صاحب۔

(۶) ترجمان الحق (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت سری نگر کشمیر۔

(۷) توحید (بنگلہ) ماہنامہ، مقام اشاعت کلکتہ، ایڈیٹر مولانا ابوطاہر بردوانی۔

(۸) ریاض توحید (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت دہلی، اڈیٹر مولانا عبید الرحمٰن پیغمبر پوری، سن اجراء ۱۹۳۶ء۔

(۹) الریحان (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت دہلی، ایڈیٹر مولانا محمد داؤد راغب۔

(۱۰) صحیفۂ حقانی (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت امرتسر، ایڈیٹر بابو محمد اسحاق۔

(۱۱) عزیز (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت کرنول، ایڈیٹر محمد عبدالعزیز صاحب کرنولی رحمانی۔

(۱۲) قیصر ہند (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت فیض آباد، ایڈیٹر منشی محمد حامد فیض آبادی، سن اجراء ۱۹۱۳ء۔

(۱۳) ماہنامہ الکلام (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت بمبئی، ایڈیٹر مولانا عبید الرحمٰن قمر

مبارکپوری، سن اجراء ۱۹۵۰ء۔

(۱۴) محمدی (بنگلہ) ماہنامہ، مقام اشاعت کلکتہ، ایڈیٹر مولانا ابوطاہر بردوانی۔

(۱۵) المرشد (ملیالم) ماہنامہ، مقام اشاعت کیرالہ، ایڈیٹر شیخ محمد الکاتب۔

(۱۶) مشکوۃ الہدی (ملیالم) ماہنامہ، مقام اشاعت کیرالہ، ایڈیٹر عبدالسلام دین۔

(۱۷) معارف القرآن (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت کانپور، ایڈیٹر محمد اسلم کانپوری۔

(۱۸) ملت (اردو) روزنامہ، مقام اشاعت دہلی، ایڈیٹر سید جعفر۔

(۱۹) ہنٹر (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت لاہور، ایڈیٹر ملا محمد بخش لاہوری۔

(۲۰) نظارہ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت میرٹھ، ایڈیٹر مولانا عبدالمجید حمید میرٹھی۔

☆ جماعت اہلحدیث کے وہ اخبارات ورسائل جو تاہنوز جاری ہیں:

وہ اخبارات ورسائل جو تاہنوز جاری ہیں، ان کی تعداد ۵۵ ہے، ان کو قدیم اخبارات ورسائل کی طرح تقسیم نہیں کیا گیا ہے، اس لیے کہ دو ایک کو چھوڑ کر سبھی پرچے دینی، علمی، اخلاقی اور معاشرتی مضامین پر مشتمل ہیں:

(۱) آثار (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت مئوناتھ بھنجن، مدیر مسئول مولانا جمیل احمد اثری، سن اجراء جنوری ۱۹۸۳ء۔

یہ رسالہ جامعہ اثریہ دار الحدیث مئوناتھ بھنجن کا ترجمان ہے، اس میں دینی، علمی، اور اصلاحی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

اس کے بنیادی نصب العین میں سے اسلامی مسلک، اسلامی عقیدہ اور اسلامی عمل کا اجاگر کرنا، اور منفی سے زیادہ مثبت پہلوؤں کو روشن کرنا ہے، اس کے پہلے ایڈیٹر مولانا عبداللطیف اثری، پھر جولائی ۱۹۸۷ء سے مولانا عزیز الحق

عمری تھے اور جولائی ۱۹۸۸ء سے مولانا جمیل احمد اثری ہیں، کچھ دشواریوں کے پیش نظر ۱۹۸۸ء سے یہ رسالہ آثار جدید کے نام سے جاری ہے۔

(۲) اسلام (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت مدرسہ ریاض العلوم دہلی، اڈیٹر مولانا عبدالرشید صاحب ازہری، سن اجراء ۱۹۷۷ء۔

یہ ایک خالص اصلاحی اور دینی رسالہ ہے، اس میں احوال وظروف کے پیش نظر مفید مضامین شائع ہوتے ہیں، اس کے بانی و مدیر اول مولانا عبدالسلام صاحب بستوی مرحوم ہیں، مولانا کے انتقال کے بعد فروری ۱۹۷۴ء مطابق صفر ۱۳۹۴ھ سے تا حال اس کی ادارت مولانا عبدالرشید ازہری کر رہے ہیں، اس کے ٹائیٹل پر: ان الدين عند الله الاسلام لکھا رہتا ہے۔

(۳) اصلاح سماج (ہندی) ماہنامہ، مقام اشاعت دہلی، ایڈیٹر احسان الحق صاحب، سن اجراء مئی ۱۹۹۰ء۔

یہ رسالہ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کا ترجمان ہے، اس میں دینی، اصلاحی اور اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں، اس میں درس قرآن کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے، جسے میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ترجمہ قرآن ثنائی سے پیش کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ درس حدیث میں نئے اور تازہ مسائل پر، ادارتی نوٹ، دینی احکام ومسائل، جماعتی خبریں اور اسلامی دنیا کی خبریں عورتوں کے مسائل وغیرہ شامل ہوتے ہیں، نبی ﷺ کی سیرت پر پیغمبر اسلام کے نام سے ہر ماہ ایک مضمون بھی نکلتا ہے۔

(۴) اقرأ (ملیالم)......، مقام اشاعت کیرالہ۔

(۵) اہل حدیث (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت وشاکھا پٹنم آندھرا پردیس، اس میں دینی واصلاحی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

(۶) اہل حدیث (بنگلہ) ماہنامہ، مقام اشاعت کلکتہ ایڈیٹر مولانا عین الباری صاحب، سن اجراء ۱۹۷۲ء۔

اس رسالہ میں اسلامی ثقافت وتہذیب کواجاگر کیا جاتا ہے اور دینی واصلاحی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

(۷) ایرپورٹ ٹائمز (اردو) روزنامہ، مقام اشاعت جموں

اس میں ملکی وغیرملکی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

(۸) بالاکوتوکام (ملیالم) ماہنامہ، مقام اشاعت کالی کٹ نمبر ۱، آرسی روڈ کیرالہ۔

یہ ایک دینی رسالہ ہے اور چھوٹے بچوں کے لیے مخصوص ہے، اس میں سیرت رسول وسیرت صحابہ وتابعین، نماز کی اہمیت، اس کے پڑھنے کے طریقے اوراس کی دعائیں وغیرہ پر مشتمل مضامین شائع ہوتے ہیں، یہ رسالہ ہرمکتبۂ فکر کے مسلمانوں میں مقبول ہے، یہ رسالہ طلبۃ المجاہدین کے تحت نکلتا ہے۔

(۹) البلاغ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت دارالمعارف بمبئی ایڈیٹر شیخ ارشد مختار ازہری، اجراء اگست ۱۹۹۰ء محرم ۱۴۱۱ھ۔

یہ ایک دینی، اصلاحی اور تربیتی مجلہ ہے، اس کے ٹائیٹل پر لکھا ہوا ہے: هذا بلاغ للناس ولينذروا به وليعلموا انما هو اله واحد وليذكر أولو الألباب. (سورہ ابراہیم :۵۲) اس میں موجودہ مسائل اور سماجی اور معاشرتی مشکلات اور روزمرہ کے سوالات کے جوابات قرآن وحدیث سے دیئے جاتے ہیں، اس کا ٹائٹل خوبصورت اور دیدہ زیب ہے۔

(۱۰) بوتاوا (ملیالم) ماہنامہ، مقام اشاعت مجاہد سنٹر کیرالہ، ایڈیٹر ....، سن

اجراء.........۔

یہ رسالہ ادارہ حرکۃ السیدات والطالبات کے اشراف میں نکلتا ہے، اس میں عورتوں کے اندر دینی رجحانات پیدا کرنے کے لیے مضامین شائع ہوتے ہیں، اور عورتوں سے متعلق مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱۱) بنکر پرو کتا (ہندی) ہفت روزہ، مقام اشاعت مئوناتھ بھنجن، ایڈیٹر مولانا فضل الرحمٰن انصاری، سن اجراء: ۱۹۸۹ء۔

اس اخبار میں مقامی وملکی خبریں شائع ہوتی ہیں، ساتھ ہی اسلامی تعلیمات اور اس کی خوبیوں سے متعلق مضامین درج ہوتے ہیں۔

(۱۲) البیان (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت حیدرآباد دکن، ایڈیٹر مولانا مشیر الدین، سن اجراء: ۱۹۵۵ء۔

اس رسالہ کے بانی مولانا ابوتمیم مرحوم ہیں، اس میں دینی مضامین کے علاوہ استفسارات کے جوابات اور جماعتی خبریں شائع ہوتی ہیں، اس میں کئی سالوں تک المصطفی ترجمۃ المنتقی شائع ہوا ہے، اس کے بانی کی وفات ۵؍ جنوری ۱۹۷۳ء کو جب ہوگئی تو چند مہینوں تک یہ پرچہ بند رہا، دوبارہ جولائی ۱۹۷۳ء میں جاری ہوا، اور مدیر سید عبدالحکیم (ایم اے) ہوئے، ان کی علیحدگی کے بعد اپریل ۱۹۷۴ء سے اس کے مدیر مولانا مشیر الدین ہیں، جو پہلے ہی سے اس کے نائب مدیر تھے، اس کے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہے: هذا بيان للناس وهدى ورحمة للمتقين۔ یہ رسالہ صوبائی جمعیت اہلحدیث آندھرا پردیش کی ترجمانی بھی کرتا ہے۔

(۱۳) پڑوا (ملیالم) ماہنامہ، مقام اشاعت کالی کٹ نمبر ۱، آرسی روڈ کیرالہ۔

اس رسالہ میں دینی، اصلاحی اور معاشرتی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

(۱۴) ترجمان (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت مسلم یونیورسٹی علی گڈھ، ایڈیٹر فوق کریمی، سن اجراء.........۔

(۱۵) ترجمان السلفیۃ (اردو) سہ ماہی، مقام اشاعت مشہد آباد (حیدر آباد) ایڈیٹر حکیم محمد عبدالصبور مدنی، اجراء.........۔

اس رسالہ میں دینی واصلاحی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

(۱۶) ترجمان السنۃ (اردو) سہ ماہی، مقام اشاعت رچھا بریلی، ایڈیٹر مولانا رضاء اللہ عبدالکریم مدنی، سن اجراء مارچ، اپریل ومئی ۱۹۹۲ء، مطابق رمضان تا ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ۔

اس رسالہ میں دینی اصلاحی مضامین کے علاوہ شرک وبدعت کی بھرپور تردید کی جاتی ہے، یہ رسالہ المعہد الاسلامی رچھا کی ترجمانی کرتا ہے، اس میں جماعتی خبریں بھی ہوتی ہیں، اس کے سرورق پر لکھا ہے: "من يطع الله ورسوله ويخشى الله ويتقه فأولئك هم الفائزون"۔

(۱۷) توحید (اردو) پندرہ روزہ، مقام اشاعت سرینگر کشمیر ایڈیٹر محمد مبارک مبارکی، سن اجراء ۱۹۸۷ء۔

یہ اخبار بطور یادگار مولانا ابوالحسن مبارکی بزم توحید اہلحدیث، جموں وکشمیر کے زیر سرپرستی نکلتا ہے، اس میں دینی واصلاحی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

(۱۸) التوعیۃ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت مکتبۃ التوعیۃ الاسلامیۃ جوگا بائی نئی دہلی، سن اجراء جنوری ۱۹۸۶ء مطابق ربیع الآخر وجمادی الاولی ۱۴۰۶ھ، ایڈیٹر مولانا عاشق علی اثری۔

اس رسالہ میں دینی، اصلاحی اور تاریخی مضامین شائع ہوتے ہیں، اس کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ ہے کہ اس رسالہ کے ذریعہ اسلام اور پیغمبر

اسلام کی تعلیمات اور سیرت کا صحیح تعارف کرایا جائے اور صدیوں کی اس غلط فہمی اور بدگمانی کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے جو اہل وطن کے دل ودماغ میں گہری جڑیں پکڑ چکی ہیں، اس رسالہ کے مدیر حالات کے تحت بدلتے رہے، مولانا عاشق علی اثری کے بعد دسمبر ۱۹۸۷ء مطابق ربیع الآخر ۱۴۰۸ھ سے اس کے ایڈیٹر مولانا رفیق احمد سلفی ہوئے اور دسمبر ۱۹۹۶ء تک اس منصب پر فائز رہے، پھر یہ رسالہ کچھ مجبوریوں کی بنا پر بند ہوگیا، پھر مکتبۃ التوعیۃ الاسلامیۃ دہلی نے اس کی جگہ پر دوسرا رسالہ بنام ''التبیان'' ۲۰۰۵ء سے جاری کیا جس کے ایڈیٹر شکیل احمد سنابلی ہوئے، یہ رسالہ تاہنوز جاری ہے۔

(۱۹) جریدہ ترجمان (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت دہلی، ایڈیٹر محمد سلیمان صابر، سن اجراء ۱۹۵۲ء۔

یہ اخبار مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کی زیر سرپرستی نکلتا ہے، اور اس کا نقیب اور ترجمان ہے، اس کی ادارت عموما مرکزی جمعیت کے نظماء حضرات کرتے ہیں، اس جریدہ کا نام پہلے ترجمان تھا، ماہ بماہ شائع ہوتا تھا، ۱۹۵۷ء میں اسے پندرہ روزہ کردیا گیا، پھر کچھ دشواریوں کے پیش نظر جون ۱۹۸۰ء میں جریدہ ترجمان کے نام سے شائع ہونے لگا، اور جنوری ۱۹۹۰ء سے اسے پندرہ روزہ کی بجائے ہفت روزہ کردیا گیا، بروقت پھر پندرہ روزہ کردیا گیا ہے، اس کے پہلے مدیر مسئول مولانا عبدالوہاب آروی صاحب تھے اور مدیر اول مولانا عبدالحکیم مجاز اعظمی، پھر مولانا عبدالجلیل رحمانی، مولانا ابومسعود قمر بنارسی، مولانا محمد داؤد راز، ڈاکٹر محمد یوسف مرکزی یکے بعد دیگرے ہوئے، مولانا عبدالوہاب آروی کے بعد ستمبر ۱۹۷۱ء سے اس جریدہ کے مدیر مسئول اور مدیر مولانا عبدالحمید رحمانی ہوئے، ۱۹۷۵ء میں مولانا عبدالسلام رحمانی

نے اس کی ادارت سنبھالی تھی، ان کے بعد جولائی ۱۹۷۸ء میں مولانا ابو الکلام احمد بستوی اس کے مدیر ہوئے، پھر بدر عظیم آبادی، حافظ محمد یوسف، حکیم اجمل خاں یکے بعد دیگرے اس کے مدیر ہوئے، پھر ۱۶/ مارچ ۱۹۸۷ء تا ۲۱/ مارچ ۱۹۹۰ء مولانا عبد الوہاب خلجی اور ۱۱/ اپریل ۱۹۹۰ء تا ۲۹/ اکتوبر ۱۹۹۹ء مولانا محمد سلیمان صابر اس کے مدیر رہے، اس کے بعد اعزازی مدیر عبد القدوس ابن احمد نقوی ہوئے پھر ۲۶/ جنوری ۲۰۰۱ء تا یکم دسمبر ۲۰۰۶ء مولانا رضاء اللہ عبد الکریم اس کے مدیر تھے، اس کے بعد ۳/ اپریل ۲۰۱۱ء تک مولانا محمد مقیم فیضی مدیر تھے، اب مئی ۲۰۱۱ء سے تا حال اس کے مدیر عبد القدوس اطہر نقوی ہیں۔

اس اخبار میں دینی، علمی، اخلاقی، اصلاحی اور جماعتی مضامین شائع ہوتے ہیں، نیز ملکی اور عالمی مسلمانوں کے مسائل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

(۲۰) الجنۃ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت مدراس، ایڈیٹر مولانا زین العابدین علوی، سن اجراء اگست ۱۹۹۰ء۔

یہ رسالہ دینی واصلاحی اور معاشرتی مضامین شائع کرتا ہے۔

(۲۱) الجنۃ (تامل) ماہنامہ، مقام اشاعت ۶۳ آر کاٹ اسٹریٹ پر یمبٹ مدراس، ایڈیٹر............، سن اجراء............۔

(۲۲) الجہاد (عربی) مقام اشاعت کیرالہ، ایڈیٹر

(۲۳) حالات جدید (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت مئوناتھ بھنجن، ایڈیٹر فضل الرحمٰن انصاری، سن اجراء ۱۹۸۷ء۔

یہ ایک سیاسی اخبار ہے، اس میں ملکی خبریں شائع ہوتی ہیں، بروقت اس کے ایڈیٹر شاہد جمال انصاری ہیں۔

(۲۴) خبرنامہ (اردو) دوماہی، مقام اشاعت سوہانس بازار سدھارتھ نگر، ایڈیٹر مولانا حامد الانصاری انجم، سن اجراء ستمبر و اکتوبر ۱۹۹۰ء مطابق محرم و ربیع الاول ۱۴۱۱ھ۔

یہ رسالہ مرکز الدعوۃ السلفیۃ سوہانس کا ترجمان ہے، اس میں دینی و ادبی مضامین شائع ہوتے ہیں، یہ پہلے سہ ماہی تھا، جولائی ۱۹۹۱ء سے دوماہی ہوگیا ہے۔

(۲۵) دعوت سلفیہ (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت علی گڈھ، ایڈیٹر مولانا رضاء اللہ عبدالکریم مدنی، سن اجراء اپریل ۱۹۸۶ء مطابق شعبان ۱۴۰۶ھ۔

یہ ایک دینی اصلاحی علمی رسالہ ہے، اس کے نصب العین میں سے ہے دین اسلام کا تعارف اور اس کی تبلیغ، غافل انسانوں کو راہ راست پر لانا، اور کتاب وسنت پر عمل کرنے کی لوگوں کو دعوت دینا، اس رسالہ کے پہلے ایڈیٹر مولانا محمد امین اثری تھے، ان کے بعد ۱۹۸۸ء میں اس کے مدیر رفیق احمد رئیس سلفی ہوئے، پھر ان کے بعد کچھ دنوں تک محمد شاہد اسلم نے اس کی ادارت کی، مارچ اپریل ۱۹۹۱ء سے اس کے مدیر مولانا رضاء اللہ عبدالکریم مدنی ہیں، اس کے ٹائٹل پر ہے: "ادع إلى سبيل ربك بالحكمة"۔

(۲۶) دعوت صادق (اردو) سہ ماہی، مقام اشاعت پٹنہ، ایڈیٹر مولانا عبدالسمیع صاحب مدنی، سن اجراء جون، جولائی، اگست ۱۹۸۷ء۔

اس پرچہ میں دینی، ادبی، علمی اور سیاسی مضامین شائع ہوتے ہیں، اس کے علاوہ اقوال زریں، گلدستہ اشعار، گلزار تبسم کے عنوانات سے مضامین اور منظومات وغزلیں وغیرہ شائع ہوتے ہیں۔

(۲۷) راہ اعتدال (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت عمر آباد، مدراس، ایڈیٹر مولانا

ابوالبیان حماد عمری، سن اجراء جنوری ۱۹۹۱ء۔

اس رسالہ میں دینی اصلاحی اور معاشرتی مضامین شائع ہوتے ہیں، اور آخری صفحات پر جماعتی خبریں بھی ہوتی ہیں، یہ مجلہ ابنائے قدیم جامعہ دارالسلام عمر آباد کا ترجمان ہے، دور حاضر کے مسائل پر تبصرہ بھی ہوتا ہے، اس کے ٹائٹل پر لکھا ہے: "قل هذه سبيلي أدعو إلى الله" مارچ ۱۹۹۲ء سے اس کے ایڈیٹر مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی ہیں۔

(۲۸) راہ منزل (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت جموں۔

(۲۹) الرحیق (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت دہلی، ایڈیٹر مولانا ابوالکلام احمد اثری، سن اجراء جولائی ۱۹۸۹ء مطابق ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ۔

اس رسالہ میں دینی، اصلاحی اور اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں، ساتھ ہی عالم اسلام کی اہم خبروں پر تبصرے ہوتے ہیں۔

(۳۰) السلسبیل (ملیالم) روزنامہ، مقام اشاعت کیرالہ، ایڈیٹر شیخ عمر احمد الملیباری، سن اجراء..........۔

یہ ایک سیاسی اخبار ہے، اس میں ملکی اور غیر ملکی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

(۳۱) السلسبیل (ملیالم) پندرہ روزہ، مقام اشاعت کیرالہ، ایڈیٹر شیخ عمر احمد الملیباری، سن اجراء ــــــ۔

یہ ایک دینی رسالہ ہے، اس کا مقصد کتاب وسنت اور علمائے سلف کی تعلیمات کو عام کرنا ہے۔

(۳۲) الشباب (ملیالم) ہفت روزہ، مقام اشاعت کالی کٹ کیرالہ، ایڈیٹر شیخ عبدالرزاق السلمی سن اجراء ــــــ۔

یہ رسالہ "اتحاد الشبان المجاهدين" کیرالہ کا ترجمان ہے، اس میں نوجوانوں

کے ذوق کے مطابق قرآن وحدیث کی روشنی میں مقالے شائع ہوتے ہیں،
یہ رسالہ خاص کر عصری تعلیم سے متاثر ہونے والے مسلمانوں کو اسلام کی
بہترین تعلیم کی جانب متوجہ کرتا ہے۔

(۳۳) صوت الاسلام (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت جامعہ رحمانیہ کاندے ولی،
بمبئی، ایڈیٹر مولانا الطاف حسین فیضی، سن اجراء اگست ۱۹۸۷ء۔
اس رسالہ میں دینی، اصلاحی اور معاشرتی مضامین شائع ہوتے ہیں اور اس
کے آخری صفحات پر جماعتی خبریں بھی ہوتی ہیں۔

(۳۴) صوت الامۃ (عربی) ماہنامہ، مقام اشاعت جامعہ سلفیہ بنارس، ایڈیٹر ڈاکٹر
مقتدی حسن ازہری، سن اجراء نومبر ۱۹۶۹ء مطابق شعبان ۱۳۸۹ھ۔
یہ رسالہ علم وثقافت کا علمبردار، علمی، ادبی اور تحقیقی مقالات کا مخزن اور اپنی
گوناگوں خصوصیات کی وجہ سے ہندوستان کے عربی رسالوں میں ممتاز ہے،
یہ رسالہ پہلے ''صوت الجامعہ'' کے نام سے نکلنا شروع ہوا، اور ہر تین ماہ پر
شائع ہوتا تھا، اگست ۱۹۷۶ء سے ''مجلۃ الجامعۃ السلفیۃ'' کے نام سے جاری
ہوا، بعض قانونی رکاوٹ کی بنا پر جولائی ۱۹۸۶ء سے ''نشرۃ'' کے نام سے
شائع ہونے لگا اور مارچ ۱۹۸۸ء سے ''صوت الامۃ'' کے نام سے قوم وملت
کی خدمت انجام دے رہا ہے، یہ مجلّہ جامعہ سلفیہ (مرکزی دار العلوم) بنارس کا
ترجمان ہے۔

(۳۵) صوت الحق (اردو) پندرہ روزہ، مقام اشاعت منصورہ مالیگاؤں، ایڈیٹر مولانا
عبد النور راغب، سن اجراء ۵/فروری ۱۹۸۱ء مطابق ۲۹/ربیع الاول ۱۴۰۱ھ۔
یہ رسالہ جامعہ محمدیہ مالیگاؤں کا ترجمان ہے، اس میں دینی، اصلاحی اور
معاشرتی مضامین شائع ہوتے ہیں، اور آخری صفحات پر جماعتی خبریں بھی

ہوتی ہیں، اس کے اغراض ومقاصد میں سے ہے کتاب وسنت کی تعلیمات کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا، مسلمانوں کو بدعات وخرافات سے بچا کر صراط مستقیم پر لانا۔

۱۹۸۳ء میں اس کے مدیر مولانا عبدالرقیب سلفی ہوئے، پھر مولانا رفیق احمد سلفی ان کے بعد ۲۷/نومبر ۱۹۸۵ء سے شیخ انیس الرحمٰن اعظمی نے اس کی ادارت کی ذمہ داری سنبھالی، پھر یہ پرچہ تقریبا سال بھر بند رہا،۱۲/ربیع الاول ۱۴۰۸ھ مطابق ۵/نومبر ۱۹۸۷ء کو دوبارہ اس کا اجراء عمل میں آیا اور ادارت کی ذمہ داری مولانا عبدالرحمٰن اعظمی کو تفویض کی گئی، ۲۵/مارچ ۱۹۹۰ء سے مولانا نورالعین سلفی اس کے مدیر ہوئے، ان کے بعد ۱۹۹۳ء سے مولانا ابورضوان محمدی اس کی ادارت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

(۳۶) ظہورالاسلام (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت سری نگر کشمیر۔

(۳۷) الفلاح (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت بھیکم پور گونڈہ، ایڈیٹر مولانا سراج الحق سلفی، سن اجراء جولائی واگست ۱۹۹۱ء مطابق محرم ۱۴۱۲ھ

اس رسالہ میں دینی، اصلاحی اور معاشرتی مضامین شائع ہوتے ہیں، چند مہینے اس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعاص وحیدی تھے، بروقت یہ رسالہ بند ہوگیا ہے۔

(۳۸) قصدالسبیل (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت سری نگر کشمیر، ایڈیٹر محمد قاسم شاہ طیبی، سن اجراء مارچ ۱۹۸۵ء۔

اس اخبار میں کتاب وسنت کی ترویج اور شرک وبدعت کی تردید میں مضامین شائع ہوتے ہیں۔

(۳۹) قوم تنظیم (اردو) روزنامہ، مقام اشاعت پٹنہ، ایڈیٹر: الیس ایم اشرف فرید، سن اجراء.........۔

یہ ایک سیاسی اخبار ہے، اس میں مقامی، ملکی اور غیر ملکی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

(۴۰) قیادت (اردو) پندرہ روزہ، مقام اشاعت، کریمی بلڈنگ علی گڈھ، ایڈیٹر فوق کریمی، سن اجراء ۱۹۹۴ء۔

(۴۱) مجلہ اہلحدیث (اردو) پندرہ روزہ، مقام اشاعت شکراوہ، میوات، ایڈیٹر حکیم اجمل خاں، سن اجراء ۱۹۷۸ء۔

ادارۃ المولفین دہلی سے نکلنے والے ''اخبار اہلحدیث'' کے بند ہوجانے کے بعد جو بطور یادگار مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نکلتا تھا، اسے جاری کیا گیا ہے، تاکہ مولانا کی یادگار باقی رہے، اس میں دینی وعلمی مضامین شائع ہوتے ہیں، آخری صفحات پر جماعتی او ملکی خبریں بھی شائع ہوتی ہیں۔

(۴۲) محدث (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت جامعہ سلفیہ بنارس، ایڈیٹر مولانا عبد الوہاب حجازی، سن اجراء فروری ۱۹۸۲ء مطابق ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ۔

یہ رسالہ جامعہ سلفیہ (مرکزی دار العلوم) بنارس کا ترجمان ہے، یہ رسالہ کتاب وسنت کی بے لاگ ترجمانی، دین کی صحیح دعوت وتبلیغ، قدیم وجدید مسائل میں اسلام کی صحیح اور جامع تعلیمات کی طرف رہنمائی، عصر حاضر کے مزاج اور تقاضوں کی روشنی میں ملت کے لیے صحیح اور مفید اقدامات کی نشاندہی، اسلام پسند حلقوں کے درمیان مفاہمت اور تعاون، دین کے نام پر کجروی کی اصلاح کرتے ہوئے باطل نظریات کی تردید کرتا ہے، یہ رسالہ ستمبر ۱۹۸۶ء سے اگست ۱۹۸۷ء تک کچھ دشواریوں کے پیش نظر بند ہوگیا تھا، اس کے پہلے ایڈیٹر مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری تھے، جب آپ جامعہ سلفیہ سے مستعفی ہوکر ستمبر ۱۹۸۸ء میں مدینہ منورہ چلے گئے تو اکتوبر ۱۹۸۸ء سے تاحال اس کے ایڈیٹر مولانا عبد الوہاب حجازی ہیں۔

(۴۳) مسلم (اردو) ہفت روزہ، مقام اشاعت سری نگر کشمیر، ایڈیٹر صوفی احمد مسلم، سن اجراء ۱۹۴۲ء۔

اس اخبار کے سلسلے میں ایڈیٹر صاحب خود لکھتے ہیں:

''جریدہ کے دیگر علمی، ادبی، تاریخی اور اصلاحی عناوین کے علاوہ تحقیق مسائل اس کا اہم عنوان رہا ہے، مسلم کی اشاعت کا ابھی تیسرا ہی سال تھا کہ جب تحقیق مسائل کے اہم کالم کو اس کی زینت بنایا گیا، اس کالم کے پہلے لکھنے والے مسلم کے مدیر اول مولانا مبارکی تھے، پھر ان کی حیات ہی میں مرحوم کی خواہش پر مولانا عبدالغنی شوپیانی اس خدمت کو انجام دیتے رہے، پھر اس عہدہ کے لیے مولانا عبدالرحمٰن نوری کا انتخاب عمل میں آیا (اور موصوف کے دور ہی میں) ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کا واقعہ رونما ہوا، جس میں جموں کشمیر بھی متاثر ہوا، جس کی وجہ سے مسلم کی اشاعت دس سال تک معرض التوا میں رہی، ۱۹۵۷ء میں جب ''مسلم'' کی نشأۃ ثانیہ ہوئی تو اگست ۱۹۵۸ء میں مسلم کی ادارت کے لیے مولانا نورالدین کا انتخاب عمل میں آیا، مولانا نورالدین کا جب ۱۹۸۴ء میں انتقال ہوا تو مسلم کی ادارت کی ذمہ داری مجھ پر ڈال دی گئی۔ (مسلم جلد ۴۶ شمارہ ۱۹، ۲۲ رجون ۱۹۸۹ء)

(۴۴) المنار (ملیالم) ماہنامہ، مقام اشاعت مجاہد سنٹر کیرالہ، ایڈیٹر مولانا محمد موسی صاحب، سن اجراء ـــــــ۔

یہ رسالہ ندوۃ المجاہدین کا ترجمان ہے، یہ رسالہ ہر انگریزی مہینہ کی پہلی تاریخ کو نکلتا ہے، اس میں اسلامی دعوت وتبلیغ سے بھرے ہوئے مقالے رہتے ہیں، جن کے ذریعہ مسلمانوں کے معاشرہ کی اصلاح مقصود ہوتی ہے۔

(۴۵) ندائے اسلام (گجراتی) ماہنامہ

یہ رسالہ جماعت اہلحدیث گجرات کی ترجمانی اور نمائندگی کرتا ہے۔

(۴۶) نوائے اسلام (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت دہلی، ایڈیٹر مولانا عزیز عمر سلفی، سن اجراء جولائی ۱۹۸۴ء۔

یہ رسالہ "مجلس الدعوۃ السلفیۃ کا علمی وتبلیغی اور اصلاحی رسالہ ہے، اس میں دینی معاشرتی اور تاریخی مضامین شائع ہوتے ہیں، اس کے آخری صفحات پر جماعتی خبریں اعلانات اور اہم عالمی خبریں بھی شائع ہوتی ہیں۔

(۴۷) نور توحید (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت مرکز التوحید کرشنا نگر نیپال، ایڈیٹر مولانا عبدالمنان سلفی، سن اجراء مئی ۱۹۸۸ء۔

اس رسالہ میں دینی، اصلاحی اور معاشرتی مضامین شائع ہوتے ہیں، اور اس کے آخری صفحات پر عالم اسلام کی اہم اہم خبروں کے ساتھ ان پر مناسب تبصرے بھی ہوتے ہیں، اس کے مدیر اول مولانا عبداللہ مدنی تھے، بروقت یہ مدیر مسئول ہیں، اس کے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہے: "یھدی اللہ لنورہ من یشاء"۔ مولانا عبدالمنان سلفی کے مستعفی ہونے کے بعد اپریل ۱۹۹۶ء سے اس کے مدیر مولانا عبداللہ مدنی تھے، بروقت اس کے مدیر مولانا مطیع اللہ مدنی ہیں۔

(۴۸) الہدیٰ (اردو) پندرہ روزہ، مقام اشاعت مدرسہ احمدیہ سلفیہ دربھنگہ بہار، ایڈیٹر ڈاکٹر سید عبدالحفیظ سلفی، سن اجراء ۱۹۴۰ء۔

یہ اخبار مدرسہ احمدیہ سلفیہ دربھنگہ بہار کی جانب سے پہلے ہفت روزہ کی شکل میں شائع ہو رہا تھا، پھر پندرہ روزہ کر دیا گیا، اس میں بیش بہا دینی وعلمی اور تاریخی مضامین شائع ہوتے ہیں، اس اخبار کے ایڈیٹر برابر بدلتے رہے، ۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۳ء تک اس کی ادارت مولانا محمد ادریس آزاد رحمانی نے کی

ہے، پھر مولانا محمد عاقل رحمانی۔

(۴۹) الہلال (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت جامعہ سلفیہ جنک پور نیپال، ایڈیٹر عبدالمجید بھکراہوی، سن اجراء رمضان ۱۴۱۱ھ۔

یہ رسالہ مسلم کلچرل سنٹر کا ترجمان ہے، اس کا مقصد کتاب وسنت کی احیاء اور شرک وبدعت کا مٹانا ہے، نیپال کی اجنبی ماحول میں اردو کا فروغ وارتقاء ہے، اس میں دینی، اصلاحی ومعاشرتی مضامین شائع ہوتے ہیں، یہ رسالہ مسلسل آٹھ ماہ شائع ہونے کے بعد چار ماہ بند رہا، دوبارہ رمضان ۱۴۱۲ھ میں شائع ہوا، اس کے سرورق پر لکھا ہے: "ولا تھنوا ولا تحزنوا وأنتم الأعلون ان كنتم مؤمنين"۔

(۵۰) السراج (اردو) ماہنامہ، مقام اشاعت جامعہ سراج العلوم السلفیۃ جھنڈانگر (نیپال) ایڈیٹر مولانا عبدالمبین ندوی، سن اجراء محرم ۱۴۱۵ھ مطابق جون ۱۹۹۴ء۔

یہ رسالہ جامعہ سراج العلوم السلفیۃ جھنڈانگر نیپال کا ترجمان ہے، اس میں دینی، اصلاحی، سماجی اور تاریخی مضامین شائع ہوتے ہیں، اس کے سن اجراء کے سلسلہ میں اس رسالہ کے مدیر اعلی مولانا شمیم احمد ندوی لکھتے ہیں کہ: "اس پہلے شمارہ کے اجراء کے ساتھ ہی ہم اس ماہ محرم سے نئے ہجری سال میں قدم رکھ رہے ہیں، ہم نئے سال کا استقبال نئی امنگوں، آرزؤں اور حوصلوں سے کرر ہے ہیں"۔ (السراج جون ۱۹۹۴ء ص ۵)

اس رسالہ کے ایڈیٹر مولانا عبدالمبین ندوی کے مستعفی ہونے کے بعد جون ۱۹۹۶ء سے تاحال اس کے مدیر مولانا عبدالمنان سلفی ہیں۔

(۵۱) ماہنامہ مجلہ طوبی (اردو) مقام اشاعت جامعہ ابن تیمیہ مشرقی چمپارن بہار، سن اجراء جنوری ۲۰۰۱ء، ایڈیٹر: محمد ارشد مدنی۔

یہ رسالہ جامعہ ابن تیمیہ کا ترجمان ہے، اس میں دینی، اصلاحی اور تاریخی مضامین شائع ہوتے ہیں، رسالہ کے آخری صفحہ پر جامعہ کے شب وروز کے عنوان سے خبریں شائع ہوتی ہیں۔

(۵۲) ماہنامہ الاحسان (اردو)، مقام اشاعت جامعہ نگر اوکھلائی دہلی، سن اجراء مئی ۲۰۰۱ء، مدیر: مولانا عبید اللہ سلفی، مدیر مسئول مولانا عبد المعید مدنی۔

اس رسالہ میں اکثر مضامین مدیر مسئول کے ہوتے ہیں جو مختلف ناموں کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں، اس رسالہ کے مضامین کے سلسلہ میں مدیر مسئول لکھتے ہیں کہ:

''ہمارے سامنے ایک ہدف ہے جو اس طرح ہیں: مکتوبات، لمحات، قرآنیات، بینات، اعتقادیات، تعلیمات، منہجیات، اخلاقیات، عبادات، فقہیات، باطنیات، مشاہدات، شخصیات، ادبیات، نسائیات، مقالات، استفسارات، عالمیات، وطنیات، تنقیدات، مطبوعات''، پھر آگے لکھتے ہیں: ''مستقبل میں کوشش ہوگی کہ ان تمام کالم پر مضامین آئیں اور ایسا تجزیہ، تحلیل طرز اور اسلوب ہو کہ اہل علم خاص کر اور عوام عام طور پر ان سے کچھ حاصل کر سکیں''۔

(۵۳) مجلّہ الفرقان سہ ماہی (اردو) مقام اشاعت: جامعہ خیر العلوم، ڈومریا گنج، سدھارتھ نگر، سن اجراء جنوری وفروری ۱۹۹۷ء، ایڈیٹر مولانا عبد الحفیظ ندوی، مدیر مسئول: مولانا عبد المعبود سلفی۔

یہ رسالہ از سن اجراء تا ۱۹۹۸ء دو ماہی تھا، اور جنوری ۱۹۹۹ء سے سہ ماہی ہو گیا ہے، یہ رسالہ جامعہ خیر العلوم ڈومریا گنج کا ترجمان ہے، اس میں دینی، علمی اور تحقیقی مضامین شائع ہوتے ہیں، اس کے سرورق پر لکھا ہے: "ھدی للناس

وبینات من الهدی والفرقان" اس کے پہلے مدیر مولانا عبدالمبین ندوی تھے، ان کے مستعفی ہونے کے بعد جنوری ۱۹۹۹ء تا ستمبر ۱۹۹۹ء اس کے مدیر مولانا عبدالرحمٰن لیثی تھے، پھر اکتوبر ۱۹۹۹ء تا ستمبر ۲۰۰۷ء مولانا نیاز احمد طیب پوری، پھر اکتوبر ۲۰۰۷ء تا جون ۲۰۰۸ء مولانا ذکی نور عظیم ندوی، پھر جولائی ۲۰۰۸ء تا دسمبر ۲۰۰۸ء مولانا شبیر احمد سلفی اس کے مدیر رہے، اس کے بعد سے تا حال اس کے مدیر مولانا عبدالحفیظ ندوی ہیں۔

(۵۴) ماہنامہ نداء الصفا (اردو) مقام اشاعت: ڈومریا گنج، سدھارتھ نگر، سن اجراء دسمبر ۱۹۹۹ء، مدیر مولانا رفیق احمد رئیس سلفی، مدیر مسئول مولانا عبدالواحد مدنی۔

یہ رسالہ جنوری ۲۰۰۴ء سے دوماہی ہوگیا ہے، اس کے پہلے مدیر مولانا ابوالعاص وحیدی تھے، اس رسالہ کا نام پہلے الصفا تھا، ۲۰۰۵ء میں اس کا نام بدل کر "نداء الصفا" کردیا گیا ہے، بروقت اس کے مرتب خود مولانا عبد الواحد مدنی ہیں، اس رسالہ میں دینی، اصلاحی اور تبلیغی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

(۵۵) مجلہ احتساب سہ ماہی (اردو) مقام اشاعت: جامعہ اسلامیہ دریاباد، سنت کبیر نگر، سن اجراء: اپریل تا جون ۲۰۰۶ء، مدیر مولانا محمد جعفر انوار الحق، مدیر مسئول مولانا عتیق الرحمٰن ندوی۔

یہ رسالہ جامعہ اسلامیہ دریاباد کا ترجمان ہے، اس میں دینی، اصلاحی اور تحقیقی مضامین شائع ہوتے ہیں، اس رسالہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ جماعتی اخبارات ورسائل میں اگر کسی مسئلہ پر ضعیف روایت سے استدلال کیا گیا ہے تو اس پر ریویو کرتا ہے، پھر اس مسئلہ کی وضاحت احادیث صحیحہ سے کرتا ہے۔

ہماری اگلی پیشکش

111 مسلم سائنسداں

قدیم اور جدید

تالیف

محمد زکریا ورک

العزۃ یونیورسل

مدن پورہ، بنارس

زیر طبع کتاب، طلبہ اور اہل زبان کے لئے انتہائی مفید ہے۔ اس میں قدیم وجدید مسلم سائنسدانوں کے سائنسی کارناموں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ اہم کتاب ثابت کرتی ہے کہ سائنس کی بنیاد رکھنے والے اور اس کو ترقی دینے والے مسلمان ہی تھے۔

AL-IZZAH UNIVERSAL

Publisher, Book Seller, Exporter of All Kinds of Islamic Books,

Holy Qura'n, Hadees, Fiqh, General Order Supplier

D. 28/34, Madanpura (Pandey Haweli)

VARANASI-221001 U.P. (INDIA)

Mob: 9889985708

Email: alizzahuniversal@yahoo.com

قبر سے حشر تک

حالتِ نزع، برزخی زندگی، میدان حشر
اور جنت وجہنم کے حالات

تالیف

مولانا محمد ابو القاسم سلفی

AL-IZZAH UNIVERSAL
D. 2834, Madanpura (Pandey Haweli)
Varanasi-221001, India
Email: alizzahuniversal@yahoo.com